روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام

جلد ۱۶

خطبۂ الہامیّہ ۔ لُجّۃ النّور

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت
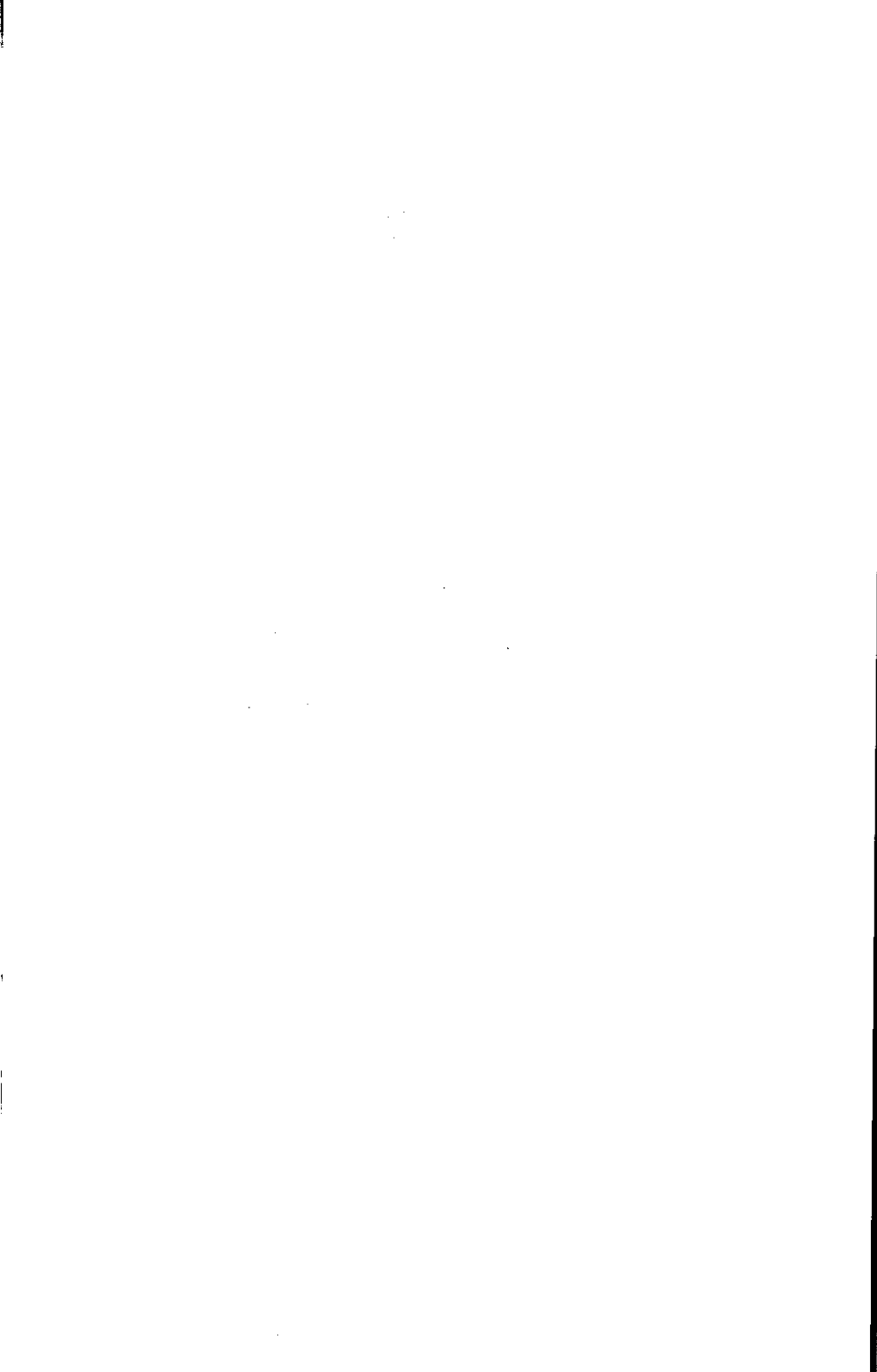
رُوحانی خزائنؔ کی یہ سولہویں جلد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو عربی تصنیفات خطبہ الہامیہ اور لجۃ النور پر مشتمل ہے۔

خُطبہ الہامیہ

عیدالاضحٰی جو ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۱۷ھ کو ہوئی۔ اس روز عید کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ اس کتاب کا وہ حصہ ہے جو یا عباد اللہ فکّروا سے شروع ہوتا ہے اور وسوف ینبئھم خبیر پر ختم ہوتا ہے۔ یہ خطبہ طبع بار اول کے صفحہ ۱ سے لیکر صفحہ ۳۸ پر اور اس طبع کے صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۷۳ پر ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد "الباب الثانی" شروع ہوتا ہے۔ اصل خطبہ میں جس کی وجہ سے ساری کتاب کا نام خطبہ الہامیہ" رکھا گیا۔ قربانی کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور باقی چار ابواب میں جو آپ نے بعد میں رقم فرمائے اپنے دعویٰ پر روشنی ڈالی ہے اور قرآن مجید و احادیث سے اپنے دعویٰ کی صداقت اور تائید میں دلائل دیئے ہیں۔ اس میں ایک اشتہار چندہ منارۃ المسیح بزبان اُردو بطور ضمیمہ خطبہ الہامیہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت اقدسؑ نے منارۃ المسیح کے اغراض و مقاصد کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی دو قسمیں معراج مکانی اور معراج زمانی ذکر فرماکر معراج زمانی کے لحاظ سے "مسیح موعود" کی مسجد کو مسجد اقصٰی قرار دیا ہے اور اس

اشتہار کے آخر میں آپ نے ۸ مئی ۱۹۰۰ء تاریخ تحریر فرمائی ہے۔

اور اس سے پہلے طبع اول کے ٹائٹل پیج کے صفحہ ۲ سے ب ج صفحات اور اس طبع کے صفحہ ۳ سے صفحہ ۱۱ تک عربی زبان میں جو "الاعلان" شائع شدہ ہے اس کے نیچے ۲۵ اگست ۱۹۰۱ء تاریخ درج ہے اور حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ جو زیر عنوان "ما الفرق بین آدم والمسیح الموعود اور" الحالۃ الموجودۃ تدعو المسیح الموعود والمهدی المعهود" جو کتاب کے آخر میں طبع اول کے صفحہ ل سے صفحہ ش تک اور اس طبع کے صفحہ ۳۰۷ سے صفحہ ۳۳۴ تک درج ہے۔ اس کے آخر میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء تاریخ لکھی ہے۔ ان تاریخوں سے ظاہر ہے کہ اصل خطبہ کے علاوہ جو آپ نے ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو دیا تھا باقی چار ابواب اور دوسرے اشتہار اور حواشی آپ نے مئی ۱۹۰۰ء سے لیکر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت تصنیف فرمائے اور اس کی اشاعت موجودہ مکمل کتاب کی صورت میں اکتوبر ۱۹۰۲ء کے بعد ہوئی۔

خطبہ الہامیہ ایک خدائی نشان ہے

عیدالاضحیٰ کی تقریب میں شمولیت کے لئے ۔ ۱۰ اپریل سے ہی مہمانوں کی آمد قادیان میں شروع ہو گئی تھی اور بٹالہ، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپورتھلہ، پٹیالہ، سنور وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان پہنچ چکے تھے۔ اخبار الحکم یکم مئی ۱۹۰۰ء میں زیر تاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء خطبہ الہامیہ سے متعلق لکھا ہے:-

> "یوم العرفات کو علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ " میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دُعا میں گذارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تمام دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام مع جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے" تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر بھیج دی گئی۔ مغرب وعشا کی نمازوں سے جو جمع کی گئیں فراغت کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا۔

"چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذاروں اس لئے میں جاتا ہوں تا کہ تخلّف وعدہ نہ ہو"

دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جا کر حضرت اقدس سے تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔ اس پر حضور نے فرمایا "خدا نے ہی حکم دیا ہے" اور پھر فرمایا کہ "رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی مجمع ہو"

. . . . . . جب حضرت اقدس خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے یاعباداللہ کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا

"اب لکھ لو پھر یہ لفظ چلے جاتے ہیں"

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سُنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سُنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ

"اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دُعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمدللہ کہ وہ ساری دُعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں"

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سُنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا۔

"ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۹-۳۱)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ

حضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے الفاظ سے فی البدیہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے"

(روایات صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۵-۳۸۶ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۹۲)

"۔ ۔ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل وصورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دُنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز نہایت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سُرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں۔ ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتا سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنے پڑتے تھے"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۹۰-۹۱)

اسی خطبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب تعطیر الانام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ کے ورق پر اپنے قلم مبارک سے دو خوابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ۱۹ اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضور نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ

"میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ اُن سے اُنہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔

تو اس نے جواب دیا کہ اُدپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔
یہ خواب بعینہ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا۔ اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سُن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت بوئی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا"

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۳۵۷ - ۳۵۸)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خطبہ الہامیہ سے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔
"اا اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ **آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی** اور نیز یہ الہام ہوا۔

كَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔
. . . . . تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے مُنہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے، کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سُنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہوگی۔
سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا . . . .

"... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۲ و ۳۶۳)

نیز دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲۱۰ و سرورق خطبہ الہامیہ

پس خطبہ الہامیہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے جو ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہوا۔

معذرت

میں قارئین کرام سے معذرت خواہ ہوں کہ میری ربوہ سے غیر حاضری میں کاتب نے از خود خطبہ الہامیہ کے ہر فقرہ کے آگے گول دائرہ (٥) کا نشان دے دیا جو اصل کتاب میں نہیں ہے اور جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے بقیہ کتاب میں ایسا کرنے سے روک دیا۔

اور اسی طرح دوسری غلطی اس نے یہ کی کہ خطبہ الہامیہ طبع اوّل کے صفحات حاشیہ پر نہیں لگائے جو نہایت ضروری تھے اور کاپی اور پروف پڑھنے والوں نے بھی تغافل سے کام لیا اور اس طرف توجہ نہ دی۔

لجۃ النور

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی ممالک عرب اور فارس اور روم اور بلاد الشام وغیرہ کے متقی بندوں اور صالح علماء اور مشائخ کو تبلیغ کرنے کے لئے بصورت مکتوب تصنیف فرمائی۔

اور اس کی تصنیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہوئے جن میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت پر برکت دے گا یہانتک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

یہ کتاب سنہ ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی۔ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا ارادہ کئی باب لکھنے کا تھا (دیکھو صفحہ ۲ لجۃ النور) مگر ایک ہی باب آپ نے لکھا اور پھر معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی توجہ دوسری کتب کی طرف مبذول ہو گئی اور اس کتاب کی عام اشاعت آپ کی وفات کے بعد فروری سنہ ۱۹۱۰ء میں ہوئی اس کتاب کے شروع میں آپ نے اپنی کنیت ابو محمود احمد تحریر فرمائی ہے اور اس میں آپ نے اپنے

دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ضرورتِ زمانہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور اپنے آبائی سوانح، اپنے الہام ربانی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات کا شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلامی کی دینی اور دنیوی ابتر حالت کا نہایت المناک نقشہ کھینچا ہے۔ ان کے آپس میں افتراق و انشقاق اور اُن کے عقاید فاسدہ اور مسلمان علماء اور صوفیاء اور عامۃ المسلمین کی خرابیوں اور الحاد و بے دینی اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کے سامنے ان کی بے کسی اور بے بسی کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور آخر میں پادریوں کے حملوں کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں پر انہیں شکست فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور فرمایا ہے کہ

"الیوم یئس الذین کفروا کانوا یصولون علی الاسلام" (صفحہ ۱۲۹ لجۃ النور)

یعنی آج اسلام پر حملہ آور کفار نا امید ہو گئے ہیں اور تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اور اس نے مجھے ہر قسم کی برکات سے نوازا۔ اور میری ہر آرزو پوری کی اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔ ان نعمتوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اس نعمت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ بعض اوقات انسان اس خیال سے افسردہ اور دل شکستہ اور غمگین رہتا ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہوتا جو اس کی وفات کے بعد اس کا وارث ہو مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قسم کا غم مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ہوا۔ و اعطانی ربی ابناءً لخدمۃ ملتہ کیونکہ میرے رب نے مجھے اپنی جناب سے بیٹے عطا کئے ہیں جو دین اسلام کی خدمت کریں گے

(صفحہ ۹۲ لجۃ النور)

اس کتاب میں آپ نے اس بہتان کی بھی تردید فرمائی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

> ہم نیک اور صالح علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک سے خدا تعالےٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا آریہ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کے ہوں بلکہ ہم تو اُن کے سفہاء اور بے ہودہ گو لوگوں میں سے بھی صرف ان کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی فضول گوئی اور بدگوئی اور سب و شتم میں مشہور ہو چکے ہیں۔ لیکن جو لوگ سفاہت اور بدزبانی

سے بَری ہیں۔ہم ان کا خیر سے ذکر کرتے اور ان کی تکریم و احترام کرتے اور ان سے
بھائیوں کی طرح محبت رکھتے ہیں۔ (صفحہ ۷۲ لجۃ النّور)

اور اس کتاب میں حضرت اقدس نے یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی درج فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نصرت فرمائے گا یہانتک کہ میرا امر یا میری دعوت زمین کے مشارق و مغارب میں پہنچے گی (صہ لجۃ النور)
اصل کتاب عربی زبان میں ہے اور اس کے نیچے فارسی زبان میں ترجمہ بھی لکھا گیا ہے

خاکسار
جلال الدین شمس

اِنڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انڈکس روحانی خزائن

جلد ۔۔۔ ۱۶

۔۔۔ بصورت خلاصہ مضامین ۔۔۔

(مرتبہ: مولانا جلال الدین صاحب شمس)

ا

اللہ تعالیٰ

۱۔ اللہ تعالیٰ زمانہ کے مفاسد دور کرنے کے لئے رسول بھیجا کرتا ہے ص ۱۳۴

۲۔ اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے جس میں تبدیلی نہیں ہر قضیہ جس میں اہل زمین جھگڑا کریں آخر کار اس کا آسمان میں فیصلہ کیا جاتا ہے اور خدا حق اور اہل حق کو نہیں چھوڑتا۔ اور طیب اور خبیث میں فرق کر دیتا ہے ص ۱۸۹

۳۔ اللہ تعالیٰ کی وحدت کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے تمام مخلوقات کو کروی شکل پر پیدا کیا کیونکہ کرویت وحدت کی طرح ہوتی ہے۔ اسی لئے تمام بسائط کروی شکل پر پیدا ہوئے اور اس کی وحدت کا اقتضاء تھا کہ خاتم الخلفاء آدم کے مشابہ ہو جو اول خلیفہ تھا تا نوع بشر کا زمانہ دائرہ کی طرح ہو کر توحید پر دلالت کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے پس پیدائش انسانی میں وضع دوری کو اختیار کیا۔ شروع میں بھی آدم پیدا کیا اور آخر میں بھی آدم پیدا کیا ص ۲۵۵ - ۲۵۸

۴۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت گمراہی کو لمبی عمر نہیں دیتی اس کی یہ سنّت ہے کہ مصائب کے وقت وہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے تو اس زمانہ میں ان فتنوں کے وقت وہ کیوں مجدد نہ بھیجتا۔ کیا وہ اپنے دین کی عمارت کو ویران ہونے دیتا اور رسولوں کے بھیجنے کے متعلق سنت اللہ کا ذکر ص ۳۹۴ - ۳۹۷

۵۔ اللہ تعالیٰ کی یہ غیر متبدل سنّت ہے کہ وہ ہر نبی یا رسول کو کسی فساد کی شاخ کے ظہور

کے وقت اس کے مٹانے کے لئے بھیجتا ہے
حضرت نوح و ابراہیم و لوط و صالح کی قوموں کے
قرآن مجید میں مذکورہ قصوں میں اسی طرف اشارہ
ہے کہ وہ فتن اور فسوق اور انواع عصیان کے
ظہور کے وقت مبعوث ہوتے ہیں صہ ۳۹۴-۳۹۷

۶- اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ جیسے اس کا غضب
مجرموں پر نازل ہوتا ہے ویسے ہی غافلوں پر بھی
ہوتا ہے حاشیہ صہ ۳۷۴

آدم

۱- مخلوقات میں سے اوّل خلیفہ اور اوّل انسان تھے
جس میں خدا کی رُوح پھونکی گئی تھی اور خاتم الخلفاء
اس کے مشابہ ہو کر آدم ہے۔ صہ ۲۵۶-۲۵۷

۲- آدم آخر الزمان حقیقت میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم ہیں اور جناب کے ساتھ میری نسبت استاد
اور شاگرد کی ہے۔ اور وہ آدم کی مانند اس
وقت پیدا ہوئے جب ہر نوع کے وحشی درندے
اور چار پائے اور زمینی کیڑے وغیرہ پیدا ہو گئے
یعنی فاجروں اور کافروں کے گروہ جنہوں نے
دُنیا کو دین پر مقدم کیا اور آسمان میں نجوم و اقمار
اور سورج یعنی پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور
میں لایا اس کے بعد آدم پیدا کیا جس کا نام محمد
اور احمد ہے اور سید ولد آدم اور امام الخلیقہ
ہے وہ آدم آخر الزمان ہے اور اُمت اس کی ذرّیت
اور اِنّا اعطیناک الکوثر میں اسی طرف اشارہ
ہے صہ ۲۵۷ - ۲۶۲

۳- آدم اور مسیح موعود میں کیا فرق ہے

(ا) آدم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تا لوگوں کو عدم
سے وجود میں لائے اور وحدت سے کثرت ہو
اور اسے اپنے اسم " الاوّل " کا مظہر بنایا۔ پھر
لوگوں کے کثرت سے فرقے بن گئے اور جب
ہر قسم کی ضلالت دُنیا پر چھا گئی جو مسیح موعود
کے زمانہ کے لوازم سے تھی تو آخری جنگ کا
وقت آگیا اور مسیح موعود مبعوث ہو گیا۔ ابتدا
میں آدم سے شیطان کی جنگ ہوئی اور شیطان
کی خواہش پوری ہوئی اور یوم یبعثون تک
اُسے مہلت دی گئی۔ پھر مسیح موعود کو بھیجا
تا آسمانی حربہ سے شیطان کو جس کا کامل مظہر
دجّال ہے قتل کرے اور اس کے کام کا استیصال
کرے صہ ۳۰۷ - ۳۰۸ مع حاشیہ و حاشیہ صہ ۳۱۲
و صہ ۳۱۴

(ب) آدم کے آنے کے بعد دشمنی اور بغض و عداوت
اور تفرقہ پھیلا۔ اور مسیح موعود جو خدا تعالیٰ کے
اسم " الاٰخر " کا مظہر ہے، اتحاد پیدا کرنے
اور محویت اور نفی غیر کے لئے اور اختلاف مٹانے
اور وجود سے عدم کی طرف لے جانے کے لئے
آیا ہے یعنی یا تو وہ موت جو انواع حوادث

اور توریت اور انجیل کی تعلیم عفو و انتقام میں
افراط و تفریط کی مثال ہے اور اس کی تفصیل
صـ ۳۱۵ - ۳۱۶

استہار چندہ منارۃ المسیح صـ ۱۵

الہامات

۱۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں
برمنار بلند تر محکم افتاد صـ ۱۵ و ۱۹

۲۔ (ل) انا انزلناہ قریباً من القادیان و بالحق
انزلناہ و بالحق نزل۔ صدق اللّٰہ و رسولہ
و کان امر اللّٰہ مفعولاً صـ ۲۰

(ب) بحالت کشف اس الہام کو قرآن مجید میں لکھا
ہوا دیکھنا اور تین شہروں مکہ و مدینہ اور قادیان
کا ذکر قرآن مجید میں حاشیہ صفحہ ۲۰

۳۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل
فیہ۔ یہ مبارک کا لفظ بصیغہ فاعل و مفعول قرآنی
آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے اور مسیح موعود
کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے حاشیہ صفحہ ۲۱

۴۔ اصنع الفلک باعیننا و وحینا و لا
تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون
ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ
ید اللّٰہ فوق ایدیھم صـ ۱۸۷ - ۱۸۸

۵۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما
بانفسھم انہ اوی القریۃ صـ ۱۸۹

۶۔ أتجعل فیھا من یفسد فیھا.... الیٰ
قولہ..... انی اعلم ما لا تعلمون
اور مخالفوں کے اعتراضات قتل و اقدام
قتل اور تہمتوں اور الزامات لگانے اور اس
وحی کے پورا ہونے کا ذکر صـ ۲۵۱ - ۲۵۳

امت محمدیہ

امت وسط ہے اس میں انبیاء جیسے ہونے
کی بھی استعداد رکھی گئی ہے اور اس کی بھی
کہ وہ یہود اور نصرانیوں کی طرح ملعون ہو
جائے۔ اور سورہ فاتحہ کی دعا میں یہی بتایا
گیا ہے کہ تم سے ہی مغضوب علیھم یہود ہونگے
اور تم سے ہی نصرانی ضالین ہوں گے۔ اور
مسیح موعود اور اس کی جماعت جن کی طرف
انعمت علیھم میں اشارہ ہے وہ بھی تم میں
سے ہوں گے کوئی باہر سے نہیں آئے گا۔
یہ نام اسی امت کے افراد کو دیئے گئے
ہیں صـ ۱۸۱ - ۱۸۳

انسان

۱۔ انسان کامل اس وقت ہوتا ہے جب اسے
مقام خلافت عطا ہوتا ہے صـ ۴۰ - ۴۱
دیکھو "خلیفہ"

۲۔ عبد یعنی انسان کے پاس ایسا قانون نہیں کہ
وہ ذہول و خطا سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکے

گویا انسان نسیان و ذہول کا پُتلا ہے ص ۳۸۹

۳۔ انسان میں قوتیں اور خُلق اس لئے رکھے تھے کہ خدا کے لئے انہیں صرف کرے مثلاً محبت کا خُلق۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے جمال کے تصور میں اپنے آپ کو فنا کر دیتا اور اس کے عشق کی آگ میں جل جاتا مگر اس نے اپنی اس محبت کو مادی چیزوں عورتوں نوجوانوں پر مرتکز کر دیا اور خدا اور اس کی محبت کو بھول گیا ص ۳۹۵ - ۳۹۶

انگریزی حکومت

دولت برطانیہ کے حُسن انتظام کا ذکر اور اُن کی بیدار مغزی اور رعایا سے ہمدردی کیلئے اموال خرچ کرنے مثلاً طاعون سے رعایا کو بچانے کے لئے مال خرچ کرنے کا ذکر۔ حاشیہ ص ۴۲۴ - ۴۲۵

ب

بادشاہ اور اُمراء

(ا) بادشاہوں کی بدیاں بدیوں کی بادشاہ ہوتی ہیں ص ۴۱۸

(ب) والی اور حاکم یا بادشاہ کے شرائط علی الملع ہو عقلمند صاحب نور ہو۔ متکلم کی کلام سے اس کے دل کی بات سمجھ لے۔ متکلف اور حقیقی دردمند میں فرق کر سکے۔ صاحب بصیرت ہو ص ۴۲۴

(ج) امارت کی شرائط

حقیقی اور غیر حقیقی میں فرق کر سکے۔ امور سیاست کی باریکیاں سمجھتا ہو اور سب ارکان وزارت کی رائے پر اس کی رائے فائق ہو۔ اس کا رُعب ہو۔ اس کے اوامر اس کے اشارہ پر نافذ ہوتے ہوں۔ موجودہ امراء کی شراب نوشی اور بغایا کی صحبت وغیرہ ص ۴۲۵ - ۴۲۹

(د) بادشاہوں اور امراء کی اقسام

بعض عورتوں اور شراب کے فریفتہ ہیں۔ بعض انواع و اقسام کے کھانوں کے۔ بعض راگ و رنگ اور گانے والی خوبصورت عورتوں کے بعض سفر کے دلدادہ ہیں یا یورپین عورتوں کے ساتھ شراب نوشی کریں۔ جہات پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کے چور ہیں۔ شکاری کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور بغایا کی کثرت اور ان کی بے پردگی کا ذکر ص ۴۳۳ - ۴۳۸

(ھ) شاہ رُوم

سلطان رُوم کی تعریف اور اس کے لئے دُعا اور حُسن ظنّی کا اظہار اور یہ کہ اس کے بعض ارکانِ دولت خائن ہیں اور ان کی حالت اچھی نہیں۔ حاشیہ ص ۴۳۵ - ۴۳۷

بدگمانی

بروز

بغایا

بیعت

پ

پیشگوئیاں

کیا ہے کہ وہ میری نصرت کرے گا اور میرا امر زمین کے مشارق و مغارب میں پہنچے گا ص۴۰۸

ت

تفسیر

۱- خلق الازواج کلّھا۔ اسی طرح سلسلہ اسماعیلیہ کو سلسلہ اسرائیلیہ کا زوج بنایا۔ اور اس پر دلیل سورۃ جاثیہ کی آیت و لقد آتینا بنی اسرائیل الکتاب ... الیٰ ... فیہ یختلفون۔ ثم جعلناک علٰی شریعۃ من الامر فاتبعھا اور اس کی تفسیر کہ اس میں دونو سلسلوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کی تفصیل ص۷

۲- آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہٗ علی الدین کلّہ مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے۔ ص۱۸

۳- سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ۔ یہ آیت معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے۔ سیر مکانی کے لحاظ سے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک اور سیر زمانی کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مسیح موعودؑ کے زمانہ تک آپ کی سیر ہوئی اس لحاظ سے مسجد اقصیٰ سے مسیح موعود کی مسجد مراد ہے۔ حاشیہ ص۲۱ و ص۲۹۳

۴- جمع الشمس والقمر۔ رمضان میں کسوف و خسوف سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی جیسے شق القمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ص۹۴

۵- واذا العشار عطلت واذا الصحف نشرت واذا الجبال نسفت وغیرہ علامات کا ذکر ص۱۲۱ - ۱۲۲

۶- لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنٰہ من لدنا ای لحمنا ص۱۲۷

۷- انّ السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما۔ فی ھذا الزمان تا نیکوں اور بدوں کا امتحان ہو جائے پس ایک گروہ نے ذہنی فریبوں اور مکروں کی تعلیم پائی اور دوسرے گروہ کو ورثہ انبیاء ملا اور اس جنگ میں فتح آسمان والوں کی ہوگی وہ جو اپنے رب کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں ص۱۲۷ - ۱۲۹

۸- آیت استخلاف سے استدلال کہ امت میں موسیٰؑ کی شریعت کے خلیفوں کی مانند خلیفے آئیں گے پس ضروری ہوا کہ قدم عیسیٰ پر آنے والا خلیفہ بھی اسی امت سے آئے۔ پس جبکہ وعدہ امت سے بھیجنے کا ہے۔ تو خلاف وعدہ مسیح کو کیونکر آسمان سے اتارے۔ ص۱۳۹ - ۱۴۰ و ص۳۰۹

۹۔ ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

اس میں دو بدروں کا ذکر ہے۔ایک بدر جس میں پہلوں کی نصرت ہوئی اور دوسرا وہ جو آخرین کے لئے نشان ہے اور اس میں چودہویں صدی کی طرف اشارہ ہے جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے گی اور اس وقت اسلام جو ہلال کی مانند شروع ہوا آخرالزمان یعنی چودھویں صدی میں بدر کی طرح ہو جائے گا اور اس امر کی تفصیل کہ اسلام کے لئے دو ذلتوں کے بعد دو عزتیں مقدر ہیں

ص ۲۷۳ - ۲۸۳

۱۰۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ یہ نصرت کا وعدہ بدر کے دن پورا کیا ص ۲۷۷

۱۱۔ حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج و ھم من کل حدب ینسلون . . . . وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض

مراد یہ ہے کہ یاجوج ماجوج ہر ایک مراد و مقصد میں کامیاب ہوں گے اور یموج فی بعض کہ تمام فرقوں میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھے گی اور تکذیب اسلام کے لئے سونا چاندی خرچ کریں گے اور وہ غربت اسلام کے دن ہوں گے اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کھا جائے گا اور وہ اسلام پر سخت مصائب کے دن ہوں گے ص ۲۷۷-۲۸۲

۱۲۔ و نفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً۔ اس میں مسیح موعود کی بعثت مراد ہے ص ۲۸۳

۱۳۔ و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا۔ اس میں روح سے مراد عیسیٰ ابن مریم ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ امت میں سے اخشی الناس مسیح ابن مریم بنایا جائے گا بروزی طور پر اس کی روح اس میں پھونکے گا۔

حاشیہ ص ۲۸۳ و ص ۲۰۹

۱۴۔ سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لفظ الحرام دال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کافروں کے مکائد اور فریبوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور اپنے دین اور اپنے گھر کو بچا لیا ہے اور یہ تائید المسجد الاقصیٰ تک جو اسرار زمانی کے لحاظ سے مسیح موعود کی مسجد ہے بدر تام کی طرح تکمیل کو پہنچے گی۔ المسجد الحرام میں دفع شر اور مکروہات سے محفوظ رہنے کی بشارت ہے اور المسجد الاقصیٰ میں تحصیل خیرات و برکات اور ترقیات عالیہ کی بشارت ہے۔

دوسری دلیل اسرار زمانی پر آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے کہ مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ کی جماعت ہے۔ اور یہ مرتبہ انہیں تبھی مل سکتا ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ مسیح کے مظہر موعود کے ذریعہ جو حقیقت محمدیہ کا مظہر ہے ان میں موجود

ہوں ص ۲۸۹ - ۲۹۷

۱۵- وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا و اصلح فاجرہٗ علی اللّٰہ - اس میں عفو کو بشرط اصلاح مشروط کر دیا ہے ورنہ قصاص ہے ص ۳۱۶

۱۶- انظرنی الیٰ یوم یبعثون - قال فانک من المنظرین الیٰ یوم الوقت المعلوم۔ یوم یبعثون سے مراد ضلالت کی موت کے بعد بعث مراد ہے اور اس میں مثیلِ آدم کی پیدائش اور اس کی رُوحانی ذریت کا پھیلانا مراد ہے اور ساتواں ہزار شیطان کے قتل کے لئے اجل مسمّٰی ہے کیونکہ اس نے جہنم کے سات دروازوں میں سے لوگوں کو اس میں داخل کیا - بعث الاموات مراد نہیں۔

ص ۳۲۰ - ۳۲۱

۱۷- لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ - اظہار الدین بڑی بیّنہ اور حجج قاطعہ اور کثرت صالحین اور متقین کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ گو اسلام من حیث القوۃ والاستعداد شروع سے ہی غالب ہے لیکن اس کا اظہار تام اور تمام ادیان کو حجت اور دلیل سے شکست دے کر ہلاک کرنا اور اسلام کا شرق و غرب کا مالک ہونا اور ہر گھر میں داخل ہونا مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا

ص ۳۲۱ - ۳۲۲ دیکھو "زمانہ"

۱۸- تفسیر سورۃ العصر (ا) سورۃ العصر میں بحساب ابجد حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک دنیا کی عمر بتائی گئی ہے جو ۴۷۰۰ سال ہے اور اس میں ۱۳۰۰ سال جمع کئے جائیں تو چھ ہزار سال بنتے ہیں اور اس لحاظ سے مسیح موعود کی پیدائش الف سادس کے آخر میں ہوئی اور اس طرح آدم سے آپ کی یہ مشابہت ہوئی کہ وہ چھٹے دن میں پیدا ہوئے اور اِنّ یومًا عند ربّک کالف سنۃ ممّا تعدون کے مطابق مسیح موعود چھٹے ہزار میں ص ۳۲۵ و ص ۳۳۰ - ۳۳۱

(ب) حدیث میں بھی زمانہ نبویؐ کو وقت عصر سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ موسیٰ کو ایک نئی امت کا آدم بنایا اور تیرہ سَو سال تک اس کا سلسلہ چلا - پھر عیسیٰ آئے ان کے دین کا سلسلہ اس سے نصف مدت میں ختم ہو گیا۔ گویا موسیٰ کے سلسلہ کا زمانہ پُورے دن کی طرح اور مسیح کا نصف دن کی طرح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصف دن کا نصف تین صدیاں ہوا جو عصر کے وقت سے مشابہ ہے - پھر اس کے بعد رات کا وقت آ گیا جس کے بعد مسیح موعود کا سورج طلوع ہوگا ص ۳۲۷ - ۳۲۸

(ج) اس اعتراض کا تفصیلی جواب کہ زمانہ اسلام عصر کے کیسے مشابہ ہوا؟ جبکہ دین موسیٰ کے

زمانہ جتنا زمانہ گذر چکا ہے اور دین عیسی کے زمانہ سے دگنا ہو چکا ہے۔ اس کا حل وہی ہے جو شق ب میں ذکر ہوا ہے۔ اس کی تائید اعمار انبیاء کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ پیچھے آنیوالے نبی کی عمر پہلے آنیوالے نبی سے نصف ہوتی ہے۔ اس سے مراد ان کے دین کی عمر تھی اور مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰؑ اور موسیٰؑ ہیں صـ ۳۲۸ - ۳۲۹

(د) زمانہ اسلام کے وقت کے عصر سے مشابہ ہونے کی ایک توجیہ سب گذشتہ امتوں کے مجموعہ وقت کی نسبت سے ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل آدم کے وقت سے آپ کے وقت تک تقریباً پانچہزار سال گذر گئے تھے جن کی نسبت سے باقی دو ہزار سال عصر کے وقت سے مشابہ ہیں حاشیہ صـ ۳۲۹

۱۹۔ یدبر الامر من السمٰء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ شریعت کی تدبیر کی قرآن مجید کے اتارنے سے اور مکمل دین نازل کیا۔ پھر اس کے بعد صدق و صلاح کی قرون ثلاثہ گذرنے کے بعد ایک ہزار سال تک میں ضلالت اور جھوٹ اور فسق اور طغیان پھیلیں گے۔ جو ظہور دجال تک کمال کی حد تک پہنچ جائیں گے اور قرآن آسمان پر اُٹھ جائے گا۔ پھر دوسرے ہزار میں لوگوں کی فریاد سنی جائے گی اور آخری زمانہ کا آدم یعنی مسیح موعود تجدید دین کیلئے مبعوث ہوگا اور آیت بدأ خلق الانسان من طین میں اسی طرف اشارہ ہے اور وہ انسان مسیح موعود ہے اور یہ الف سادس کے آخر میں ہوگا۔ صـ ۳۳۱ - ۳۳۲

ج

جلسہ مذاہب کی تجویز

مینار کے اندر یا جیسا مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنایا جائے جو وعظ اور مذہبی تقریروں کے کام آئے۔ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیان میں مذہبی کانفرنس ہو جس میں مسلمانوں ہندوؤں آریوں سکھوں اور عیسائیوں کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ صـ ۳

جہاد

(ا) حدیث یضع الحرب کے مطابق آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب دین کے لئے تلوار اُٹھانے والا خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے صـ ۱۷

(ب) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا جھنڈا بلند کیا گیا ہے صـ ۲۸-۲۹

(ج) یضع الحرب کی پیشگوئی کے مطابق اب جہاد

زبان اور نشانات اور دلائل کا ہے اور میں مومنوں کے گھروں کو سیم و زر سے نہیں بلکہ علم اور رشد و ہدایت اور یقین و ایمان کی دولت سے بھر دینے کے لئے مامور ہوں ص ۵۸ - ۵۹

جماعت کو نصائح

(ا) جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ۔ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ مگر جو اس غرض سے کسی کو تلخ دوا دیتا ہے کہ وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ اس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا ص ۲۹

(ب) ایمان مصائب سے نجات دے گا۔ خدا سے ڈرو۔ غافلوں کے ساتھ اور جو موت بھلا چکے ہیں مت بیٹھو۔ انقطاع الی اللہ اختیار کرو۔ اسباب ترک کرو تا تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں۔ مر جاؤ تا دوبارہ زندہ ہو اور آج تم سے مقبلین اور مومنین کے گروہ جنہوں نے طلب دنیا میں عمریں فنا کر دیں نا امید ہو گئے ص ۷۱ - ۷۳

ح

حدیث جمع احادیث

۱۔ (ا) احادیث کا مرتبہ بمقابلہ قرآن مجید دیکھو "قرآن مجید"

(ب) اکثر احادیث تو قرآن کے موافق ہیں جو موافق نہیں وہ وضعی ہیں۔ ص ۱۵۴

۲۔ طلوع الشمس من مغربها۔ خدا نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جبکہ وہ غروب ہو رہا تھا لوٹایا فکانّها طلعت من مغربها و تجلّت للطالبین۔ گویا پھر اس نے اپنے مغرب سے طلوع کیا۔ اور طالبوں کے لئے تجلی فرمائی ص ۲۵۳

۳۔ مطلب حدیث کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو عصر کے وقت سے تشبیہ دی گئی ہے ص ۳۲۷ - ۳۲۸ و حاشیہ ص ۳۲۹ دیکھو "تفسیر سورۃ العصر"

۴۔ حدیث عمر الانبیاء کہ پیچھے آنے والے نبی کی اس سے پہلے آنے والے نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے کا صحیح مفہوم کہ اس سے موسٰی اور عیسٰی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین یا سلسلہ کی عمر مراد ہے ص ۳۲۹

۵۔ حدیث خیر امتی قرنی ثم الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم ص ۳۳۲

۶۔ تشریح حدیث لتسلکن سنن من قبلکم حتّی لو دخلوا جحر ضبّ لدخلتموہ اور بنی اسرائیل کے ۷۱ فرقوں میں تقسیم ہونا ص ۴۱۲

۷۔ دین کی شوکت اور ہمارے رب کے مجد کا اعلان مطابق حدیث اردت الی الحجاز کما

تارز الحیۃ الیٰ جحرھا۔ حجاز یعنی مکہ مدینہ اور اس کے نواحی میں سمٹ کر رہ گیا ہے۔ ص۱۳

خ

خاتم الاولیاء

میں خاتم الاولیاء ہوں جیسے میرے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ لا ولی بعدی الّا الذی ھو منّی وعلیٰ عھدی ص۶

خاتم الخلفاء

موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفا حضرت عیسیٰؑ تھے اور انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم تھے ص۷۴-۷۹ و ص۱۰۶ و ص۱۰۷ و ص۱۰۹ و ص۱۱۴-۱۱۵ و ص۱۳۱۔

خاتم النبیین

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کی گئی ہے فلا نبی بعدہٗ الّا الذی نور بنورہٖ رجعل وارثہٗ۔ اس لئے آپ کے بعد سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور ہو اور خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کا وارث بنایا جائے اور کوئی نبی نہیں۔ یاد رہے کہ ختمیت ازل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ پھر اسے دی گئی جسے آپ کی رُوح نے سکھایا اور آپ کا ظل بنایا فتبارک من علّم و تعلّم اور ختمیت حقیقیہ کا ظہور چھٹے ہزار میں مقدر تھا جو خدا کے نزدیک چھٹا دن ہے تاکہ خاتم نوع انسانی ابوالبشر سے مشابہ ہو جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الف خامس میں بھیجے جانے کا ذکر اور پھر الف سادس میں اور آدم سے مشابہت اور اس کی تفصیل ص۳۱۰ - ۳۱۱

(ب) مسیح عیسیٰؑ کا دوبارہ آنا اور اس کی طرف چالیس سال وحی کا ہونا آیت ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین کے منافی ہے ورنہ انہیں خاتم الانبیاء ماننا پڑے گا ص۳۱۲

خطبہ الہامیہ

(ا) اس کا ایک حصہ الہامی ہے جو آپ نے عید کے دن نماز عید کے بعد خدائی تائید سے عربی زبان میں فی البدیہہ بیان فرمایا۔ یہ ایک نشان ہے۔ اس میں مذکورہ معارف بزرگان سلف کی کتب میں نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے وحی کئے گئے ص ٹائٹل پیج

(ب) زمانہ اشاعت ۱۳۱۹ھ ص

(ج) غرض اشاعت۔ اہالیان بلاد اسلامیہ عرب، شام فارس وغیرہ کو تبلیغ کی غرض سے یہ رسالہ عربی میں لکھا تا انصار مدینہ کی طرح انصار بنیں ص۳

(د) مضامین

(۱) الاعلان ص۱-۱۴

(۲) ضمیمہ خطبہ الہامیہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص۱۵-۲۰

ضالین یعنی نصاریٰ کا بتاتی ہے۔ دجال کا کہاں ذکر ہے ص ۱۱۵ - ۱۱۶ و ص ۱۱۸

(ب) دجال کا ظہور بھی مشرق سے ہونا تھا۔ اور ہندوستان حجاز سے مشرق میں ہے ص ۱۵۶ - ۱۵۷

(ج) بغایا یعنی زنان بازاری کی کثرت دجال کے ظہور کے لئے ایک علامت ہے ص ۴۳۰

دیکھو " بغایا "

(د) دجال وہ ہے جو اپنے کاذب منہ کو عورتوں کیطرح چھپاتا اور اپنے آپ کو صادقوں کی طرح ظاہر کرتا ہے اور نرم کلام سے جاہلوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے گویا دجال اور بغایا سیرت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں ص ۴۳۱ - ۴۳۲

دمشق

مسلم کی حدیث میں دمشق سے شرقی طرف منارہ کے پاس نزول مسیح کا ذکر اس غرض سے ہوا ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی اور اس کی تفصیل۔ اور مسیح موعود تین کے خیال کو محو کر کے ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے گا اور مشرق سے ظاہر ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ تثلیث جو مغرب سے ہوگی غالب آئے گا۔

ص ۲۳ و ۲۶ و ۲۷ و ۱۵۶

دنیا کا خاتمہ

الساعۃ کی تشریح کے لئے اس لفظ کی بجائے انقلاب عظیم یا انقطاع سلسلہ آدم کے استعمال کی وجہ یہ ہے کہ الساعۃ کب ہوگی۔ کس طرح ہوگی یہ سب مخفی امور ہیں اور اس کی تفصیل سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ حاشیہ ص ۳۲۶

ر

رسُول

زمین کے مفاسد کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ رسُول بھیجا کرتا ہے۔ اور یہ زمانہ صلیب کے مفاسد کا زمانہ تھا۔ اس لئے مسیح آیا جس نے کسر صلیب کی جس کی نظیر نہ ماضی میں پائی گئی اور نہ مستقبل میں ہوگی ص ۱۳۵

رفع

(ا) جب انسان کامل خدا کی منشار کے مطابق نور سے منور کرتا اور بقدر کفایت امر تبلیغ پُورا کر چکتا ہے تو اس وقت اس کی رُوح اس کے اصل مقام پر پہنچ جاتی ہے اور یہی رفع کے معنے ہیں ص ۴۱

(ب) مرفوع وہ ہے جسے محبوب کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے اور چادر ربوبیت میں داخل ہوتا اور عبودیت ابدی اُسے عطا کی جاتی ہے ص ۴۱ - ۴۲

رؤیا

رؤیا میں مخلص مومنوں اور عادل و صالح بادشاہوں

کی جماعت کا دیکھنا جو ہند اور عرب اور فارس
اور بلاد شام اور ارض روم اور دوسرے شہروں
کے باشندوں پر مشتمل تھی۔ پھر حضرت احدیت
کی طرف سے آواز آئی کہ یہ لوگ تجھ پر ایمان
لائیں گے اور درود بھیجیں گے اور تیرے لئے
دعا کریں گے اور تجھے اتنی برکات دوں گا۔ کہ
بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔
ص ۳۳۹ - ۳۴۰

ز

زمانہ

(ا) آخری زمانہ کی علامات۔ ماہ رمضان میں سورج
چاند کا گرہن۔ طاعون۔ موتوں کی کثرت۔ نئی
سواریوں کا نکلنا سمندروں اور دریاؤں سے
نہروں کا نکالا جانا وغیرہ
ص ۹۶ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۳۶

(ب) زمانہ کی چھ اقسام۔
زمان الابتداء۔ زمان التزاید والنماء
زمان الکمال والانتہاء۔ زمان الانحطاط
وقلۃ التعلق باللہ وقلۃ الانبساط۔ زمان
الموت بانواع الضلالات و زمان البعث
بعد الممات ص ۳۲۲

(ج) لوگوں کی مثال بلحاظ زمانہ آدم سے لیکر ایک کھیتی
کی مثال ہے کزرع اخرج شطأہٗ اور اس
کی تفصیل اور نتیجہ کہ الف سادس موت روحانی
کا زمانہ ہوگا اور سب گمراہ ہو جائیں گے۔ اور
شیطان کا قول لاغوینّھم اجمعین الّا
عبادك منھم المخلصین پورا ہو جائیگا
اور بعث روحانی کے لئے مسیح موعود کا ظہور
ص ۳۲۳

(د) پس آخری زمانہ کو اللہ تعالے زمان البعث یعنی
زندوں کے سلسلہ کی تجدید کا زمانہ بنائے گا۔ ص ۳۲۴

(ھ) زمانہ مسیح موعود دیکھو "مسیح موعود
اور حالت زمانہ"

س

الساعۃ

(ا) آیات متعلقہ:۔ اقترب للنّاس حسابھم۔
اقتربت الساعۃ۔ وقد جاء اشراطھا
اور حدیث انا والساعۃ کھاتین
ص ۳۲۵ - ۳۲۶

(ب) الساعۃ کے وقت کا علم نہ ہمیں ہے نہ کسی
آسمانی فرشتے کو ہے اور نہ اس کی حقیقت کا علم
ہے ہاں وہ ایک انقلاب عظیم اور یوم الجزاء ہے
اور اس کی تفاصیل کا علم محض خدا کو ہے ص ۳۲۵

(ج) الساعۃ کے معنے دنیا کا خاتمہ کی بجائے ہم
نے انقلاب عظیم یا سلسلہ آدم کا انقطاع وغیرہ
استعمال کئے ہیں وجہ یہ کہ امر الساعۃ مخفی ہے
حاشیہ ص ۳۲۶

(د) قیامت کی علامت کثرت زانیات اور قلت

صالحات اور علانیہ فسق و فجور کا پایا جانا ہے۔
ص ۴۳۹

سلسلہ

(ا) سلسلہ اسماعیلیہ سلسلہ اسرائیلیہ کا زوج ہے اور آیات قرآنیہ سے دلیل ص ۷
(ب) سلسلہ موسیٰؑ عیسیٰؑ تک اور سلسلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مسیح موعود تک ص ۷ و ۹
(ج) جیسے عیسیٰ بنی اسرائیل سے نہ تھے اسی طرح مسیح موعود قریش سے نہیں ص ۷
(د) جیسے مسیح علم للساعۃ الیہود تھے ویسے مسیح موعود سب لوگوں کے لئے علم للساعۃ ہے ص ۷ و ص ۱۲۱
(ھ) بنی اسرائیل سے سلسلہ موسیٰؑ قائم کیا اور عیسیٰؑ پر اُسے پُورا کر دیا۔ پھر بنی اسمٰعیل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ کا سلسلہ قائم کیا اور مثیل عیسیٰ پر اس سلسلہ کو ختم کیا ص ۹
(و) دونوں سلسلوں میں تشابہ کی تفصیل اور دونوں سلسلوں کے خلفاء میں تشابہ اور آیت استخلاف کا ذکر ص ۷۴ - ۹۳ و ص ۱۰۴ - ۱۰۵ و ص ۱۰۸ - ۱۰۹ و ص ۱۲۳ - ۱۲۴ و ص ۱۳۲ و ص ۱۷۷
(ز) باوجود مولویوں کی مخالفت کے سلسلہ ترقی کرتا گیا ص ۱۱

ش

شراب

شراب پینے والے حکام اور امراء کی شرابنوشی کا ذکر اور ان کا شراب کو مفید ظاہر کرنا کہ وہ مقوی قلب، مفرح البال، غموں اور تکان کو دُور کرتی ہے وغیرہ ص ۴۲۶ - ۴۲۹

شیطان اور مسیح موعود

(ا) شیطان نے جو پُرانا سانپ اور دجال عظیم ہے اس زمانہ میں پوری قوت سے حملہ کیا۔ اس لئے کہ اس کی مہلت کا زمانہ ختم ہونے کو تھا تو خدا نے مسیح کو آسمانی حربہ کے ساتھ آسمان سے اُتارا۔ اور نشانات اور آسمانی فرشتوں کے ساتھ بھیجا۔ پس اس زمانہ میں شیطان اور اس کے خادموں اور داعی الی اللہ اور اس کے حامیوں میں جنگ شروع ہے اور چالیس سال تک رہے گی اور مسیح کی دُعا اس کے تقویٰ کی وجہ سے سُنی جائے گی اور مسیح اور رحمانی لشکر شیطان اور اس کے لشکروں پر غالب آئیں گے ص ۱۰ - ۱۱
(ب) مسیح اور شیطان میں ازل سے ذاتی عداوت ہے اور اس کی وجہ ص ۱۱
(ج) شیطان کی حضرت آدم سے لڑائی اور شیطان کو یوم وقت معلوم تک مہلت اور آخری آدم مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل کیا جائے گا اور اس سے آدم کی ہزیمت کا بدلہ لیا جائے گا ص ۳۲۰ - ۳۲۱

نیز دیکھو تفسیر آیت "انّکَ من المنظرین"

شیعہ

ط

طاعون

ع

عربی مثل من سلك الجدّ امن۔

عصر

عقائد

علمار

٣۔ علماء پر افسوس کہ میرے انصار ہونے کی بجائے سب سے پہلے تکلیف دینے والے ہوئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی ان میں سے اظلم نے کہا اسے قتل کر دو۔ کیونکہ وہ تمہارے دین میں خلل ڈالتا ہے اور اس سے تمہاری وجاہت میں فرق آئے گا۔
ص ١١٣ - ١١٤

٤۔ مغضوب علیہم علماء کا ایک گروہ اور ان کے اہل دنیا اور امراء فقراء سے تابعین اپنے اعمال و کردار وغیرہ میں مغضوب علیہم کے گروہ کا مصداق ہو گئے جو میرے قتل کے لئے منصوبے بناتے اور قتل کے لئے ساعی ہیں لیکن اللہ تعالےٰ انہیں ناکام رکھتا ہے۔
ص ١٧٤ - ١٧٥

٥۔ علماء اور مشائخ زمانہ مغز حقیقت سے جاہل چھلکے پر راضی۔ رُوحانیت سے عاری۔ مسیح موعود کی تکفیر اور سب وشتم کرنے والے ہیں اسرار قرآن سے جاہل وغیرہ امور کا ذکر
ص ٣١٩ - ٣٢٠

٦۔ متقی صالح علماء کی بعض عمدہ خصائل کا ذکر جو مجدد دین کی خبر سُنکر خوش ہوتے اور اہل اللہ کے ساتھ ادب سے پیش آتے۔ اور حق کھلنے پر قبول کر لیتے ہیں وغیرہ
ص ٣٣٧ - ٣٣٩

٧۔ علماء السوء و فقہاء کی بُری حالت کا ذکر۔ نیکی کا دوسروں کو حکم دیتے ہیں مگر خود نہیں کرتے وعظوں سے غرض روپیہ بٹورنا ہے حلال وحرام کی پرواہ نہیں۔ اسی غرض کے لئے وہ امراء کے پاس جاتے ہیں تا ان کا کوئی وظیفہ لگ جائے کثرت ذنوب کے باوجود نادم نہیں۔ ان کی شفقت و ہمدردی بھی ریا سے خالی نہیں۔ تعصب سے پُر۔ حق کے شنوا نہیں۔ بصارت اور بصیرت . . . . . سے خالی۔ اپنی رائے کے مخالف بات سُننے کی ان میں قوت برداشت نہیں۔ کمزور اور غریبوں کو پاؤں تلے روندتے۔ حکام اور امراء کے خوشامدی۔ دنیا کے طالب۔ آخرت سے لاپروا وغیرہ۔ ص ٣٥٧ - ٣٦٤
و ص ٣٧٥

٨۔ علماء میں سے بعض اپنے آپ کو اہل اللہ اور فقراء سے خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ انہیں فقر کا پتہ نہ مقام ولایت کا۔ سینوں میں کبر اور عجب اور ریاء ہے۔ وہ اپنے گناہوں کو گناہ ہی نہیں خیال کرتے۔ حقیقت و معرفت سے جاہل۔ بدعات کے مرتکب ہیں ص ٣٦٤ - ٣٦٥

٩۔ دعوت مقابلہ

(١) علماء کی تکفیر و تکذیب کا ذکر۔ انہیں اعتراضات کے دفعیہ کے لئے دعوت مقابلہ و مباحثہ مگر انہوں نے ہمیشہ قبول دعوت سے انکار کیا۔ میں نے کتاب وسنت کی رُو سے بحث کرنے کے لئے بُلایا۔ اگر نہیں تو دلائل عقلیہ کی رو سے ورنہ آیات

سماویہ سے۔ مگر انہوں نے کوئی طریقہ قبول نہ کیا۔
ص ۴۰۱ - ۴۰۲

(ب) علماء کو عربی زبان میں مقابلہ کے لئے دعوت دینا اور اپنے عربی کلام جیسا کلام لانے کے لئے تحدی کرنا مگر ان کا ہمیشہ انکار کرنا اور فرار اختیار کرنا ص ۴۶۱ - ۴۶۲

(ج) معارف قرآنی کے بیان کرنے کے لئے دعوت مقابلہ اور ان کا انکار ص ۴۶۴ - ۴۶۶

۱۰۔ علماء کی دو قسمیں

مکفرین۔ ایک وہ جنہوں نے تکفیر و تکذیب پر اصرار کیا اور ایذاء دی اور قتل کے لئے کوشش کی سخت کلامی سے پیش آئے۔ اور دوسرے وہ جو عقلمندوں کی طرح اعتذار کر کے تائب ہوئے اور میری بیعت کی اور کلام میں نرمی اور طریق ادب اختیار کیا ص ۴۰۳ - ۴۰۵

۱۱۔ علماء صالحین

(ا) اس کتاب کو ہم نے ہر مذہب کے نیک لوگوں کی عیب گیری سے منزہ رکھا ہے اور علماء صالحین اور مہذب شرفاء کی ہتک سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ وہ مسلمان ہوں یا مسیحی یا آریہ اور ہم ان کا ذکر خیر کرتے اور بھائیوں کی طرح عزت کرتے ہیں ص ۴۰۹

(ب) ہم نے اس رسالہ میں صرف ان کی مذمت کی ہے جو علانیہ ارتکاب معاصی کے عادی ہو چکے ہیں اور لوگوں کے عیوب کی اشاعت کرتے ہیں اور ہمارے سخت کلمات کا مصداق صرف اس زمانہ کے ایسے ہی اشرار ہیں اور مستورین کی مذمت سے ہم بری ہیں۔
ص ۴۱۰ - ۴۱۱

۱۲۔ علماء کی بری عادات و خصائل کا ذکر

(ا) خود کو بڑا سمجھنا دوسروں کو حقیر۔ اپنی تعریف کرنا اور دوسروں کی مذمت۔ کبھی اپنے آپ کو اعلیٰ درجہ کا طبیب بتانا اور کبھی اعلیٰ درجہ کا فصیح و بلیغ خطیب اور اہل قلم اور کبھی اپنے آپ کو عالم نسخہ کیمیا بتانا اور کبھی بے اولاد ماؤں کو اولاد والی بنانے کا دعویٰ کرنا لیکن امتحان کے وقت ان میں ان باتوں سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی اور اس کی تفصیل۔ اگر کوئی انہیں مولوی محدث فقیہ کے نام سے نہ پکارے تو غصہ سے لال پیلے ہو کر گالیاں دیتے ہیں۔ شرابیں پیتے ہیں اور دو مولویوں کے اعتراف کا ذکر ص ۴۵۴ - ۴۶۱ مع حاشیہ ص ۴۵۹ - ۴۶۰

(ب) کمزوروں اور غریبوں سے ان کا بدسلوکی کرنا۔ اگر کوئی اجنبی خضاب لگانے والا ان کی مسجد میں داخل ہو تو اس سے لڑنے کے لئے تیار ہو جانا۔ حقائق دین کی انہیں کوئی خبر نہیں۔ نہ شریعت کے باغوں پر ان کی نظر ہے۔ ص ۴۶۲ - ۴۶۴

(ج) ان کی مزید بدعادات اور خصائل کا ذکر

اور یہ کہ وہ حدیث شر من تحت ادیم السماء کے مصداق ہیں اور ہر فاسق کا نمونہ ان میں موجود ہے صہ ۴۶۷ - ۴۷۳

(د) یہی علماء ہیں جو میری ایذا رسانی میں حد سے تجاوز کرتے اور مجھے دشمن اسلام خیال کرتے اور مجھ پر مقدمات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جاہل ہے۔ عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں جانتا۔ مگر مقابلہ کے وقت بھاگ جاتے ہیں صہ ۴۶۸ - ۴۷۰

عیدالاضحیٰ

(ا) وہ دن جس میں اونٹ گائے بکری وغیرہ کی قربانی کی جاتی ہے صہ ۳۱ نیز دیکھو "قربانی"

(ب) عام لوگوں کے نزدیک عید نہانا اور عمدہ لباس پہننا۔ تازہ گوشت اور عمدہ کھانے کھانا اور زیب و زینت کرنا اور سارا دن لہو و لعب میں گذارنا وغیرہ ہے اور اس کی تفصیل صہ ۴۶-۴۹

عیسیٰؑ

۱- نزول عیسیٰ۔ یہ مسئلہ عیسائیوں کی اختراع ہے اور اس کی وجہ یاس و ناکامی اور نصرت موعودہ سے ناامیدی تھی۔ یہودی طعنہ دیتے مخول کرتے۔ بتاؤ داؤد کے تخت کا وارث مسیح کہاں ہے اور اس کی سلطنت کہاں عیسائیوں نے دو جواب بنائے کہ وہ دوبارہ جلالی صورت میں ظاہر ہوگا اور یہود کے ہاتھ پاؤں ناک کاٹے گا اور اس کے ساتھی تختوں پر بیٹھیں گے اور بنی اسرائیل کو عذاب سے نجات دلانے کی یہ تاویل کی کہ وہ اپنے خون سے گناہ کی سزا سے نجات دلائے گا یعنی کفارہ کا مسئلہ ایجاد کیا اور اس کی تفصیل صہ ۴-۶

۲- نصاریٰ کے اس عقیدہ نزول مسیح کے مشابہ شیعوں کا عقیدہ رجعت علیؓ اور سید احمد بریلوی کے ماننے والے ہندوستانی وہابی فرقہ کا عقیدہ ہے جو ان کی دوبارہ آمد کے منتظر ہیں صہ ۶

۳- نزول المسیح من السماء کے قائل مسلمان گمراہی کی وادی میں سرگردان ہیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں صہ ۶

۴- **عیسیٰؑ صاحب شریعت نبی نہ تھے**

(ا) ایک جاہل جہلمی مولوی کے اعتراض کا جواب کہ عیسیٰؑ کو مستقل شریعت دی گئی تھی اور وہ موسیٰؑ کے متبع نہ تھے اور اس کے آیت و آتیناہ الانجیل فیہ ھدًی و نور اور آیت ولیحکم بما انزل اللہ فیہ سے استدلال کا جواب کہ مطابق آیت ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ اسلام لانا ضروری ہے اور ولیحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بشارات واردہ در انجیل سے متعلق ہے۔ اور لیفرائے بشپ لاہور کی شہادت کہ وہ صاحب شریعت نہ تھے۔ حاشیہ صہ ۷-۹ وتتمہ حاشیہ صہ ۱۲-۱۴

(ب) عیسیٰؑ شریعت اسرائیلیہ کے خادم تھے۔ کوئی مستقل شریعت نہ لائے تھے۔ اور اسی لئے نصاریٰ توریت وانجیل دونو کو مانتے ہیں۔ اور ان کے دو گروہ ہیں ایک کفارہ کا قائل، دوسرا شریعت موسیٰ پر عامل۔ جیسے آرمینیا کے عیسائی وہ خنزیر نہیں کھاتے اور دونو عہد عہد الشریعۃ اور عہد الفضل یا عتیق اور جدید مانتے ہیں صـــ ۸-۹

۵۔ کوائف حضرت عیسیٰؑ

(ا) موسوی سلسلہ کی آخری اینٹ تھے صـــ ۹

(ب) موسیٰ سے تیرہ سو سال بعد آپ کا ظہور ہوا وہ بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء تھے۔

(ج) اور ساعت انتقال نبوت مع العذاب کی دلیل تھے۔

(د) بنی اسرائیل کی طرف سے ان کا کوئی باپ نہ تھا۔ صرف ماں تھی۔ بغیر باپ کے اس لئے پیدا کیا تا دلیل ہو کہ اب آئندہ بنی اسرائیل سے کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(ہ) انہیں سلسلہ موسویہ کا خاتم یہود پر غضب کی وجہ سے بنایا۔ پھر دوسرا محمدی سلسلہ قائم کیا صـــ ۷۸-۸۱ وحاشیہ صـــ ۸۰-۸۵

نیز دیکھو "مسیح موعود"

(۶) وفات مسیح

(ا) مسیح کی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں۔ ان کی موت میں خدا کے بڑے بڑے مقاصد ہیں اور قرآن نے ان کی وفات کا ذکر کیا ہے صـــ ۱۱۲-۱۱۳

(ب) اُن کی وفات کا ذکر آیت فلما توفیتنی سے استدلال صـــ ۱۱۵

(ج) مسیح کی موت کا ذکر سورۃ مائدہ میں ہے اور حدیث نے ان کی عمر ۱۲۰ برس بتائی اور سورہ نور میں بشارت دی کہ خلفاء اس امت سے ہوں گے۔ پس خاتم الخلفاء بھی ضرور مسلمانوں سے ہوگا نہ کہ عیسیٰؑ صـــ ۱۵۵

۷۔ حیات مسیح کا عقیدہ

قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ نہ عقل سلیم اس بات کو قبول کرتی ہے اور یہ قول کہ مسیح دوسرے آسمان پر اُٹھایا گیا اور ان کی جگہ کوئی دوسرا آدمی صلیب دیا گیا۔ ایک جھوٹ ہے۔ کتاب وسُنّت میں اس کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ دوسرا شخص یا مومن ہوگا تو خدا نے اُسے ملعون کیوں بنایا۔ اگر دشمن تھا تو اس نے صلیب دیئے جانے کے وقت شور کیوں نہ مچایا۔ پھر اس کے بھائی ماں باپ ہمسائے دوست وغیرہ کیوں خاموش رہے اور مصلوب تو تین دن تک نہ مرتے تھے۔ سب خرافات ہیں ان کا کوئی اصل نہیں صـــ ۲۲۱-۲۲۶

۸۔ نزول من السماء

(ا) قرآن میں مسیح کے آسمان سے آنے کا کوئی وعدہ نہیں ہے بلکہ خاتم الخلفاء کے امت میں سے ہونے کا وعدہ ہے صـــ ۱۳۱-۱۳۲ و صـــ ۱۴۰-۱۴۲

(ب) مسیح آسمان سے نہیں اُتریں گے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ کوئی مرسل گمان کرنے والوں کی توقعات کے مطابق نہیں بھیجا کرتا۔ اسی طرح یہود مسیح کے آنے سے پہلے ایلیاء کے آسمان سے نزول کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور یہ کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے آئے گا مگر وہ بنی اسمٰعیل سے آیا۔ نزول من السماء کے عقیدہ کی کوئی نظیر نہیں۔ ہمارے عقیدہ کی کئی نظائر ہیں۔ حضرت مسیحؑ نے ایلیاء کے آسمان سے آنے کی خود تاویل کی اور فرمایا۔ آنے والا الیاس حضرت یحییٰ ہیں۔ یہود پر غضب ہونے کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا موعود ایلیاء آسمان سے نازل ہوگا۔ جس کی خود مسیح نے مخالفت کی اور اب تم یہود کے نقش قدم پہ چل رہے ہو ص ۱۴۲ - ۱۴۹

(ج) مسیحؑ کے دمشق کے شرقی جانب نزول سے اور دجال کے شرق میں ظہور سے مراد۔ قادیان دمشق سے مشرق میں ہے اور ملک ہند حجاز سے مشرق میں ہے اور ہندوستان میں سب سے زیادہ فتن ظاہر ہوئے۔

ص ۱۵۶ - ۱۵۸

(د) حقیقت نزول

نزول کا لفظ اجلال و اکرام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نزیل مہمان کو کہتے ہیں۔ من السماء کا لفظ کسی قوی صحیح مرفوع متصل حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ پھر یہ عقیدہ مخالف قرآن ہے حضرت ابوبکرؓ نے آیت وما محمّدٌ الّا رسول قد خلت من قبله الرسل اس وقت پڑھی جبکہ عمرؓ یہ کہہ رہے تھے انّه سیرجع کما یرجع عیسٰی۔ آیت سُنکر سب صحابہ نے تمام رسولوں کی وفات پر اجماع کر لیا۔ حسان بن ثابت کا شعر من شاء بعدك فلیمت۔ فعلیك کنت احاذر بتاتا ہے کہ صحابہ کی غیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد کسی نبی کی زندگی نہیں چاہتی تھی اور تم ہو کہ اپنے نبی کو تیرہ سو سال سے زمین میں سلاتے ہو اور مسیحؑ کو آسمان میں بٹھاتے ہو ص ۲۲۷ - ۲۳۴

عیسائی

(ا) ان میں سے پادریوں کی مخالف اسلام مساعی کا ذکر اور ہر جگہ ان کے مشنوں کا پایا جانا۔ اور ہر قسم کی تدبیر اضلال کے لئے استعمال کرنا۔ ان کے عقائد تثلیث و کفارہ وغیرہ کا ذکر ص ۳۴۸ مع حاشیہ ص ۳۴۹

(ب) مسلمانوں سے جو مرتد عیسائی بنے ان کی تعداد اسی ہزار سے بھی زیادہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے اور اسلام کے انہدام کے لئے ہر قسم کے حیلے استعمال کرتے ہیں

ص ۳۴۸ - ۳۴۹

ف

فلسفی اور نبی میں فرق

فلاسفر ایک دوسرے سے آراء میں مخالف ہوتے ہیں۔ لیکن انبیاء کا علم صحیح اور روشن دلائل پر مبنی اور خدا سے حاصل کردہ ہوتا ہے فلاسفہ باوجود صناعت منطق اختیار کرنے کے گمراہ ہو گئے اور ان کی کلام اختلافات، تناقضات اور شبہات سے پُر ہوتی ہے۔ یہی فلسفی اور نبی میں فرق ہے

ص ۳۸۹ - ۳۹۰

فاتحہ (سورۃ)

(ا) سورۃ فاتحہ ام الکتاب ہے۔ اس میں نیکوں اور بدوں کا بھی ذکر ہے۔ جو مسلمانوں سے پہلے ہوئے۔ آخر میں ضالین کا ذکر ہے جو نصاریٰ ہیں ص ۱۱۷

(ب) یہ تین گروہ جیسے اہل کتاب سے ہیں ویسے ہی مسلمانوں سے بھی ہیں تا دونوں میں مشابہت ہو۔ پھر آیت استخلاف میں خلافت کا ذکر کر کے بتایا کہ تمہارا مسیح خلیفہ بھی تمہیں میں سے ہوگا یعنی امت میں سے ص ۱۱۸ - ۱۲۱

(ج) فاتحہ میں تین گذشتہ گروہوں کا ذکر ہے۔ جو تھے مسلمانوں کا جو ان تینوں منعم علیہم مغضوب اور الضالین کے وارث ہوں گے اور دعا سکھلائی کہ انہیں پہلے گروہ سے بنائے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ بہت سے مسلمان عیسائی ہو گئے۔ ایک گروہ نے سیرت یہود اختیار کر لی۔ پھر خدا نے اپنا وعدہ یاد کر کے مثیل عیسیٰ بھیج کر اس امت پر انعام کیا۔

ص ۱۶۰ - ۱۶۵

(د) فاتحہ میں امت کے تینوں گروہوں کے وارث ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اس آخری زمانہ کے مسلمانوں میں یہ وراثت پورے طور پر پائی گئی۔ پھر ان تینوں ورثاء کے تین تین درجے ہیں۔ مثلاً

منعم علیہم میں سے بعض تو صرف عقائد و احکام کے وارث ہو گئے۔ بعض مقتصدین یعنی درمیانی چال والے ہیں اور ایک فرد کو خدا نے چُن لیا اور اُسے مسیح موعود بنا دیا مغضوب علیہم۔ اسی طرح مغضوب علیہم یعنی یہود کے وارث بعض مسلمان تو ان سے ترک فرائض و حدود میں مشابہ ہیں۔ جنہیں موت یاد نہیں۔ اور ایک قوم نے دنیا کو اپنا معبود بنا لیا اور ان میں سے ایک گروہ سابق فی الرذائل ہے جو مسیح موعود اور اس کے گروہ کو ہر قسم کی تکلیف دیتے اور ان کے قتل کے درپے ہوتے ہیں اور ان کی بات نہیں سُنتے۔

ضالین اور جو ضالین کے وارث ہوئے۔ یعنی نصاریٰ کے۔ تو ان میں سے بعض

وہ ہیں جو نصاریٰ کی خو اور خصلت اور شعار کو
پسند کرتے اور کوٹ پتلون بوٹ پہنتے اور
طرز معیشت میں ان کے نقال ہیں۔ اور ایک
قوم ان میں سے ان کے فلسفہ کی طرف مائل ہے
اور دین کے کاموں میں غفلت کرتے ہیں۔
تیسرے وہ ہیں جو اسلام سے مرتد ہو کر
عیسائی ہو گئے اور اسلام اور خدا کے رسول کے
دشمن بن گئے صـ ۱۶۶ - ۱۶۸

(ھ) سورۃ فاتحہ میں مغضوب علیہم میں یہ پیشگوئی تھی
کہ ایک گروہ مسلمانوں کا مسیح موعود کی تکفیر و
تکذیب کرے گا اور لعنت کرے گا اور قتل کی
کوشش کرے گا۔ پس یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔
اور ضالین قائلین تثلیث جنہوں نے افراط سے
کام لیا اس کے مقابلہ میں مغضوب علیہم رکھ کر
بتا دیا کہ ان سے مراد یہود اور منکرین مسیح ثانی
مسلمان مشابہ یہود ہیں جنہوں نے مسیح کے
معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔ اور انعمت
علیہم سے بنی اسرائیل کے انبیاء اور
دوسرے بزرگ ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق
کی اور خود مسیح مراد ہیں جن پر وہ سلسلہ ختم ہو
گیا جو انتقال نبوت کے لئے ایک نشانی یا حشر
یا قیامت تھے۔ اسی طرح اس آیت سے امت
محمدیہ کے ابدال کا سلسلہ ہے جنہوں نے
مسیح آخر الزمان کی تصدیق کی اور اس پر ایمان
لائے اور وہ مسیح جن پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔

پس مغضوب اور ضالین کے معنوں کی تعیین
سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ رعایت مقابلہ
کے لحاظ سے انعمت علیہم سے مقصود اعظم
مسیح آخر الزمان ہے صـ ۱۹۰ - ۱۹۷
مع حاشیہ صـ ۱۹۲ - ۱۹۳

ق

قادیان

(ا) قادیان کی مسجد اقصیٰ صـ ۱۵ دیکھو "مسجد اقصیٰ"
(ب) قادیان کا ذکر کشفی طور پر قرآن شریف میں
دکھایا جانا اور اس کی تفصیل کہ قرآن مجید
میں ذکر ہونے سے کیا مراد ہے حاشیہ صـ ۲۰-۲۱
(ج) قادیان لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں
واقع ہے اور وہ دمشق سے شرقی جانب
ہے صـ ۲۲-۲۳ و صـ ۲۷

قرآن شریف

(ا) الہام الخیر کلہ فی القرآن اور اس
کی پیروی پرہیزگاری کا طریق ہے۔ صـ ۹۶
(ب) قرآن بلند شان اور حکم اور مہیمن اور
جامع البراہین اور آئندہ اور گذشتہ ہر چیز
کی تفصیل اور نور ربانی اور لا یاتیہ الباطل
کا مصداق ہے صـ ۱۰۳ و صـ ۱۱۶
(ج) کلام اللہ کے مخالف روایات کو بتوں سے
تشبیہ دے کر انہیں اپنے عقائد کی بنیاد
رکھنے والوں کو تنبیہ صـ ۱۳۰

(د) احادیث ایک سو یا دو سو برس بعد جمع کی گئیں اس لئے وہ ظنی ہیں اور قرآن مجید یقینی ہے لیکن قرآن کے وعدہ پر ایمان نہیں لاتے۔ عصمت خاص طور پر قرآن کی صفت ہے۔ اور قصے منسوخ نہیں ہوئے اور اکثر احادیث موافق قرآن ہیں اور جو نہیں وہ وضعی ہیں۔
ص ۱۵۲ تا ۱۵۴

(ھ) میں نے جو اپنی کلام میں بلاغت کے کمال سے متعلق کہا ہے تو وہ کتاب الہدا القرآن سے دوسرے مرتبہ پر ہے۔ قرآن وہ جلیل الشان معجزہ ہے جو ہر لطیف بیان پر فائق ہے۔ اس کی مثل کوئی کتاب نہیں پائی جاتی۔ اور تمام جہت سے حُسن اسی کے ساتھ مختص ہے۔ اس کے علاوہ کوئی کلام نہیں جو عیب و نقائص سے خالی ہو
ص ۴۶۵ - ۴۶۶

(و) دس اعضاء کا ذکر کرکے قرآن مجید کی خوبصورتی اور اس کے حُسن کا اظہار حاشیہ ص ۴۶۵ - ۴۶۶

قربانی

۱۔ ہماری شریعت میں قربانیاں سابقہ امم کی قربانیوں پر سبقت لے گئی ہیں اور ان کی کثرت کا ذکر
ص ۳۲

۲۔ ضحایا کا نام قربانی اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتا ہے
ص ۳۳

۳۔ قربانی کا نام ضحایا۔ قربان۔ نسیکہ رکھا گیا ہے کیونکہ وہ بزرگ تر عبادت ہے۔ اور نُسك کے معنے فرماں برداری، عبادت اور جانور کا ذبح کرنا ہے۔
ص ۳۳

۴۔ قربانی کا نام نسیکہ رکھنا اس امر پر دال ہے کہ حقیقی عابد وہی ہے جو اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشات کے رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر ذبح کرتا ہے اور نسک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ آخرت کے خسارہ سے نجات دینے والی عبادت نفس امارہ کو انقطاع الی اللہ کی کاردوں سے ذبح کرنا ہے
ص ۳۴ - ۳۵

۵۔ نسك اور ضحایا اپنے نفس کی قربانی کے لئے بطور تذکرہ ہیں اور سلوک تام کے لئے بطور ارہاص
ص ۳۶

۶۔ ہر مسلم کو تقویٰ کی رُوح سے قربانی کی رُوح کو ادا کرنا چاہیئے اور یہی سالکین کے سلوک کا انتہائی مقام اور مدارج اتقیاء کی انتہاء اور سیر اولیاء کا منتہا ہے اور اس مقام پر انسان مرتبہ فنا حاصل کرلیتا ہے
ص ۳۷ - ۳۸

۷۔ قربانی کی حقیقت مخفیہ کو آیت قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی میں بیان کیا گیا ہے اور نسک کی لفظ زندگی اور موت سے تفسیر کرکے قربانی کی حقیقت بتائی ہے کہ قربانیاں خدا تعالیٰ تک پہنچانے کی سواریاں ہیں
ص ۴۳ - ۴۵

۸۔ اصل روح کی قربانی ہے اور بکروں کی قربانی اس کے لئے مثل اظلال اور آثار کے ہے صـ ۹۸

القصیدۃ الکل قریحۃ سعیدۃ

جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ادری سیل آفات قضٰہا المقدر
و فی الخلق سیئات تذاع وتنشر

صـ ۳۰۳

اور آخری شعر یہ ہے ؎

اَلا لیس غیر اللہ فی الدہر باقیاً
وکل جلیس ماخلا اللہ یہجر

صـ ۳۰۶

قیامت

دیکھو "الساعۃ"

ک

کافر

میں مظہر موعود اور نور معہود ہوں فآمن و لاتکن من الکافرین صـ ۲۶۷

کسوف و خسوف

رمضان میں کسوف و خسوف ہوا کشق القمر فی زمن خیر الوریٰ صـ ۹۴ و ۹۶

کشف

انّا انزلناہُ قریباً من القادیان سے متعلق کشفی طور پر معلوم ہوا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور عالم کشف میں دل میں ڈالا گیا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور قادیان اور اس کی تشریح صـ ۹۴-۹۶

گ

گناہ

(ا) گناہوں اور خطاؤں کا اصل باعث خدا تعالےٰ سے غافل ہونا اور یوم الجزاء کو فراموش کرنا ہے صـ ۴۴۰

(ب) اسباب گناہوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے گناہ بھی مختلف ہیں اور ہر ایک گناہ کا ایک محرک اور جذاب ہے۔ مثلاً فاقہ و تنگدستی کی وجہ سے چوری اور جیب تراشی اور بوجہ کثرت عیال و قرض، وعدہ خلافی اور حیلہ جوئی اور جھوٹ۔ ہر صحبت کی بری تاثیر ہے اور جس کی شرّ مخالطت کی وجہ سے مستحکم ہوگئی اس کا علاج مشکل ہے اور جو بدی میں جوان اور بوڑھا ہوا۔ اس کی بدی قوی ہے۔ ایسا شخص اموال و جائیداد کی طرف میلان میں بڑھا ہوا اور دنیا کی ہر چیز کا خواہاں ہوگا وہ بڑھاپے کے علاج اور نسخہ کیمیا وغیرہ کی تلاش میں رہتا ہے صـ ۴۴۰-۴۴۲

(ج) بعض بدیاں بعض عقائد سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً نیوگ وغیرہ صـ ۴۲۲

دیکھو "عقائد"

ل

لجۃ النور

(ا) یہ کتاب مکتوب کی صورت میں عرب، فارس، شام اور ارض الروم وغیرہ کے متقی اور صالح بندوں اور ان صالح علماء اسلام کے نام لکھی گئی جنہیں مجدد دین کی بعثت کی خبر پہنچے تو وہ خوش ہوتے اور سربسجود ہوتے ہیں اور اس کی خدمت میں حاضر ہوتے اور بے ادبی اور تکفیر وغیرہ سے باز رہتے اور اہل اللہ سے ادب کے ساتھ پیش آتے ہیں یہانتک کہ اللہ تعالیٰ ان پر حق ظاہر کر دیتا ہے ص ۳۲۷ - ۳۲۹

(ب) الباب الاول۔ حضرت اقدس کے اپنے حالات وسوانح آباء اور اپنے الہام ربانی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات اور غرض بعثت اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ پائے جانے اور ایک حکم ربانی کی ضرورت پر مشتمل ہے ص ۳۴۳ - ۴۷۹

(ج) وجہ تالیف

رؤیا اور الہام کہ مختلف اسلامی ممالک کے صلحاء لوگ آپ پر ایمان لائیں گے اور بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس کے بعد دل میں القاء ہوا کہ ایک کتاب میں ان معارف اور حقائق کا ذکر کروں جو مجھے سکھائے گئے ہیں اور بغرض اتمام حجت بطور ہدیہ عرب اور شام کے سادات کو پیش کروں اور میں نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نیک بندوں کیلئے مبارک بنائے۔ ص ۳۴۰ - ۳۴۲

لیفرائے

بشپ لاہور کی شہادت کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھے۔ حاشیہ ص ۹ و ص ۱۲-۱۴

م

مامور من اللہ

مامور من اللہ کا انکار بڑی بات ہے۔ ان سے لڑائی مول لینا اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالنا ہے ص ۱۹

مثیل امت موسویہ

آیت لننظر کیف تعملون میں پیشگوئی ہے کہ مثیل موسٰی کی قوم پر وہی حالات آئیں گے جو موسٰی کی قوم پر گذرے اور اس کی مثال ص ۹

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۱۔ آپ کا زمانہ شوکت اسلام کا زمانہ اور زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا اور لفظ المسجد الحرام میں اسی طرف اشارہ ہے ص ۲۴

۲۔ آپ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں اور قوس الوہیت اور قوس عبودیت کے درمیان آپ کا وجود واقع ہے ص ۱۱۲

۳۔ اگر آسمان سے کوئی نازل ہوتا تو آپؐ ہوتے۔
اور آیت لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنٰہ
من لدنا یعنی محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹا
بناتے ص ۱۲۷

۴۔ آدم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آدم آخر الزمان
ہیں اور آدم کی طرح اس وقت پیدا ہوئے۔
جبکہ زمین پر ہر قسم کے چار پائے اور درندے
اور زمین کے کیڑے یعنی دنیا دار لوگ پیدا ہو
چکے تھے اور آسمان میں نجوم و اقمار اور شموس
یعنی پاک لوگوں کے نفوس مستعدہ کا ظہور ہوا۔
آپ کا نام محمدؐ و احمدؐ ہے۔ آپ سید
ولد آدم اور اتقیٰ اور اسعد اور امام الخلیقہ
ہیں۔ اور آیت و اذ قال ربک للملائکۃ
سے لطیف استدلال ص ۲۵۹ - ۲۶۲

۵۔ آپؐ کی روحانیت کا زمانہ پانچویں ہزار سے
شروع ہو کر چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا۔
اور اس کی تفصیل۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قدم آدم پر آئے۔
اور آدم کی روحانیت نے پانچویں دن طلوع کیا۔
جبکہ اجزائے ہویّت اور حقیقت ماہیت جو زمین و
آسمان مع جمیع مخلوقات کے تھی ظاہر ہو چکی تھی
گویا مادۂ آدم حقیقت جمادیہ سے حقیقت نباتیہ
کی طرف اور اس سے حقیقت حیوانیہ کی طرف
منتقل ہوا۔ پھر روحانی لحاظ سے کمالات کو کبیہ نے
کمالات قمریہ اور قمری انوار سے شمسی شعاعوں
کی طرف انتقال فرمایا اور اس کی تفصیل۔ گویا
باقی تمام مخلوقات آدم کے لئے ایک آئینہ
کے طور پر تھی اور ان تمام صفات و خصائل کا
جو مخلوقات میں موجود تھیں ان کا آدم مظہر
ہوا۔ اور آدم کی روحانیت جمعہ کے دن آخری
ساعت میں جو چھٹا دن تھا۔ پوری تجلّی کے
ساتھ ظاہر ہوئی۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کی رُوحانیت الف خامس میں اجمالی
صفات کے ساتھ ظاہر ہوئی اور الف سادس
کے آخر میں یعنی اس زمانہ میں پوری تجلّی کے
ساتھ اپنے ظہور کے کمال اور اپنے نور کے
غلبہ کے لئے اپنی امّت سے ایک مظہر اختیار
کیا اور وہ مظہر موعود اور نور معہود میں ہوں
فاٰمن ولا تکن من الکافرین۔
ص ۲۶۲ - ۲۶۷

۶۔ آیت ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدیٰ
و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ
کے مطابق یہی وقت اظہار و روحانیت کے
کمال ظہور کا ہے۔ اسی لئے آثار میں ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الف سادس میں
مبعوث ہوئے۔ حالانکہ آپ کی بعثت پانچویں
ہزار میں تھی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی بعثت چھٹے ہزار میں مسیح موعود کی شکل میں
بروزی رنگ میں ہے اور آیت و اٰخرین
منھم لما یلحقوا بھم سے بھی یہی ثابت

ہوتا ہے بلکہ الف سادس کے آخر میں بعثت پہلے سے
اقویٰ اور اکمل بلکہ بدر تام کی مانند ہے۔ اسی لئے
اللہ تعالیٰ نے بعثت مسیح موعود کے لئے چودھویں
صدی اختیار فرمائی اور آیت ولقد نصرکم
اللہ ببدر و انتم اذلۃ میں بھی اسی طرف
اشارہ ہے۔ یہ آیت دو بدروں پر دلالت کرتی
ہے ایک ماضی سے متعلق ہے اور ایک مستقبل سے
اس طرح دو نصرتیں ہوں گی۔ حکمت الٰہی نے چاہا
کہ چودھویں صدی میں اسلام بدر کی طرح ہو جائے
پس اسلام کے لئے دو ذلتوں کے بعد دو عزتیں
مقدر تھیں جیسا کہ یہود کے لئے دو عزتوں کے بعد
دو ذلتیں مقدر تھیں اور ان کی تفصیل۔
ص ۲۷۲ - ۲۸۲

مخالفین (مسیح موعودؑ)

(ا) ان سے خطاب۔ قرآن و حدیث میرے
شاہد ہیں۔ حدیث و امامکم منکم اور آیت
استخلاف کا ذکر مگر تم مسیح کے آسمان سے منتظر
ہو حالانکہ وہ فوت ہو گئے اور اس کی تفصیل۔
ص ۱۰۰ - ۱۰۳ و ص ۱۱۵ - ۱۳۹

(ب) ان کی تکفیر اور ارادۂ قتل اور فتووں کا ذکر
اور تمام تدبیریں کرنے کے لئے تحریص اور
یہ کہ خدا تعالےٰ کے پاسبان دشمنوں سے
میری حفاظت کرتے ہیں ص ۱۱۰ - ۱۱۱

(ج) عیسیٰؑ مسیح کی زندگی میں تمہیں کیا نفع ہے
حالانکہ ان کی موت میں بڑے بڑے مقاصد
پنہاں ہیں ص ۱۱۲-۱۱۳ و ص ۱۴۲

(د) مخالفوں میں سے ایک گروہ کا نصاریٰ بن
جانا۔ اور اگر کوئی آسمان سے نازل ہوتا تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے۔
ص ۱۲۶ - ۱۲۷

(ھ) مخالف مسلمانوں میں سے ایک گروہ کے مغضوب
علیہ اور ایک گروہ کے ضالین ہو جانے کا
ذکر اور ان کی تین تین قسمیں
ص ۱۶۹ - ۱۷۶ دیکھو "فاتحہ"

(و) مخالفین میری تکفیر و تکذیب میں بنی اسرائیل
کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ یہود دو دفعہ
غضب اور لعنت کے مورد ہوئے۔ داؤدؑ
اور عیسیٰؑ کی زبان پر۔ اور دو دفعہ بنی اسرائیل
نے فساد کرنا تھا اور آخری فساد جو غضب رب
کا موجب ہوا وہ تکفیر مسیح اور اس کے مصلوب
کرنے کا ارادہ تھا۔ اور سورہ فاتحہ میں ڈرایا
کہ تم نے بھی مسیح موعود کے اعداء نہ بن جانا
ورنہ تم بھی مورد غضب و لعنت ہو گے۔ اسی
لئے ہر رکعت میں فاتحہ کی قرأت لازم کی گئی
اور اس کی تفصیل ص ۲۰۱ - ۲۰۲

(ز) جبتک مسیح موعود پر ایمان نہ لاؤ سورہ فاتحہ
کی قرأت کیا مفید ہو سکتی ہے۔ انکار کی
صورت میں تو تم گویا اس کے ایک حرف پر
بھی ایمان نہ لائے فینظر کیف تعملون
میں اسی طرف اشارہ ہے کہ تمہارے ساتھ

وہی ہوگا جو یہود کے ساتھ ہوا۔

صـ ۲۰۶ - ۲۰۷

(ح) تم نے اپنی حالت بدل لی اور تم پر یہود کا زمانہ آگیا۔ پس داعی الی اللہ پر غصے نہ ہو۔ بلکہ توبہ کرو اور خدا سے مت لڑو۔

صـ ۲۰۸ - ۲۱۰

(ط) منقطعین الی اللہ ہوکر آسمان میں اپنا نام درج کراؤ۔ ورنہ موسیٰؑ کی عاصی قوم کی طرح تمہارے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوگا صالح بن جاؤ تو خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ صـ ۲۱۰ - ۲۱۲

(ی) سورہ فاتحہ سے ثابت ہے کہ تم مسیح صادق کی تکفیر کروگے جیسے بعض یہود نے مسیح کے ساتھ کیا۔ پھر میرے سوا دوسرے مسیح کے منتظر ہو تا اس کی تکفیر و تکذیب کرو۔ اگر مسیح آسمان سے نازل ہو تو اس پر دو تکفیریں، دو لعنتیں بلکہ تین لعنتیں جمع ہو جائیں گی۔ یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کی لعنت پس مسیح عیسیٰؑ پر رحم کرو اور ایسی عزت و تکریم سے اسے معاف رکھو۔ صـ ۲۱۳ - ۲۱۸

و حاشیہ صـ ۲۱۸

(ک) اے محدثین کے گروہ۔ آج سورۃ فاتحہ نے تم سے دشمنی کی اور تم نے اس سے۔ اب تو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سخت درد اور تکلیف محسوس کروگے کیونکہ اس میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک گروہ تم میں سے سچے مسیح کی تکفیر و تکذیب کرے گا۔ جیسا کہ تم نے مسیح موعود پر لعنت کی اور وہ پیشگوئی پوری ہوگئی صـ ۲۱۸ - ۲۲۱

مذہبی کانفرنس یا جلسہ کی تجویز

دیکھو "جلسہ"

مسجد اقصیٰ

(ا) قادیان میں دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر میرے والد صاحب مرحوم نے مسجد بنائی تھی جس میں صرف دو سو آدمی نماز پڑھ سکتے تھے۔ پھر اس میں توسیع کی گئی صـ ۱۵

(ب) مسجد کی تکمیل کے لئے منشاء احادیث نبویہ کے مطابق مسجد کی شرقی طرف ایک اُونچا منارہ بنائے جانے کی تجویز صـ ۱۶

(ج) مسیح موعود کی مسجد بھی بوجہ صدر اسلام سے دُور تر اور انتہائی زمانہ پر ہونے کے مسجد اقصیٰ ہے صـ ۱۹ و حاشیہ و صـ ۱۹۳

(د) حدیثوں میں آتا ہے مسجد اقصیٰ کے شرقی منارہ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اور اس سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ قادیان اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ تیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ حاشیہ و صـ ۱۹ - ۲۵ و حاشیہ صـ ۲۶

(ہ) سیر زمانی کے لحاظ سے مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے

جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔
یہ مسجد روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں حاشیہ صـ ۲۲

(د) مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اس کی غرض دمشقی مفاسد کی اصلاح ہے۔ اور اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی۔ صـ ۲۵

مُسلم یا مسلمان

(ا) من اسلم وجهه لله رب العالمين اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے ذبح کر دے صـ ۳۵ - ۳۶

(ب) ایک مسلمان کو شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ دونوں پر عمل کرنے کا حکم ہے اور موسوی شریعت اور عیسوی تعلیم میں جو افراط و تفریط، عفو و انتقام وغیرہ میں پائی جاتی ہے اس کا ذکر صـ ۳۱۵ - ۳۱۶

(ج) مسلمانوں پر جو مصائب یاجوج ماجوج کے زمانہ میں آئیں گے ان کی شدت کا ذکر اور مسلمانوں کی عملی اور اخلاقی اور روحانی بُری حالت کا ذکر صـ ۳۱۸

(د) پھر مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت بہتر کر دے گا اور آخرکار بادشاہ بھی مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے صـ ۳۱۸

(ھ) عام مسلمانوں کی حالت کا ذکر۔ ان میں اکابر کو گالیاں دینے والے۔ بیجا شور مچانے والے اور ہر ناپاکی کی پیروی کرنے والے موجود ہیں صـ ۴۱۰ - ۴۱۱

(و) افتراق امت اسلامیہ اور ان کے عقائد میں فساد کا ذکر۔ مثلاً نیچری جو معجزات انبیاء کے منکر ہیں۔ مقلدین اجماع کو اختیار کرنے والے حالانکہ اجماع صرف صحابہ کے زمانہ تک تھا۔ اہلحدیث مقلدین کے مخالف۔ آزاد خیال اس زمانہ میں جو شریعت اسلام کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اسی طرح حکام بھی صـ ۴۱۴ - ۴۱۶

(ز) مسلمان بادشاہوں کی خرابیوں کا ذکر
حدود شریعت کے پابند نہیں۔ عادل نہیں۔ ارباب امر اور سیاست کی شرائط نہیں جانتے۔ تقویٰ اور فراست سے خالی۔ نماز و روزہ سے بے پروا۔ ان کے عمائد بخیل خود مسرف، لہو و لعب کے شیدا۔ غریب محتاج رعایا کا انہیں خیال نہیں۔ دل میں ان کی ہمدردی نہیں۔ شراب کے متعلق ان کے خیالات اور زنان بازاری سے ان کے تعلقات اور معاملات اور مکالمات وغیرہ خرابیوں کا ذکر صـ ۴۱۶ - ۴۲۹ نیز دیکھو "بادشاہ" اور "بخایا"

مسیح عیسیٰؑ

دیکھو "عیسیٰ" علیہ السلام

مسیح موعود

۱۔ نام ومقام مسیح موعود

(ا) خاتم الخلفا، خاتم الائمہ اور امام منتظر اور حکم ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ جدید معارف بیان کرتا۔ ص ٹائٹل پیج و ص ۳۰۹

(ب) ۱۔ میں آسمانی نور، مجدد و مامور اور عبد منصور اور مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔ اور میرے مقام کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ میں خالص مغز اور خالص رُوح اور روشن سورج ہوں وغیرہ ص ۵۱ و ۵۳ و ۹۸

۲۔ آپ کے مظہر مسیح اور مظہر النبی المہدی احمد ہونے سے مراد ص ۵۵

(ج) میں خاتم الاولیاء ہوں جیسا کہ میرے آقا خاتم الانبیاء ہیں۔ لا ولی بعدی الّا الّذی ھو منی وعلیٰ عھدی ص ۶۹ - ۷۰ دیکھو "خاتم"

(د) ۱۔ میں خدا کی طرف سے پوری قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر بلندی ختم ہے ص ۷

۲۔ میں مسیح محمد اور احمدی مہدی ہوں۔ میرا رب مہد سے لحد تک میرے ساتھ ہے۔ میں کوکب یمانی اور روحانی بارش ہوں۔ ایک قوم کو جلال اور ایک قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور اس کی تفصیل ص ۶۰ - ۶۳

(ھ) سورہ فاتحہ میں مذکورہ پیشگوئی کے مطابق منعم علیہم کے گروہ کا کامل فرد ہوں جسے خدا نے امام بنایا۔ منعم علیہم کی عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی اور وہ آخری اینٹ میں ہوں جس کے ذریعہ وہ عمارت مکمل ہوگئی۔ ص ۱۶۸ و ص ۱۷۷ - ۱۷۸

(و) منعم علیہ گروہ کا فرد اکمل اور مسیح موعود ہوں اور سورۃ فاتحہ کا مشارٌ الیہ اور منعم علیہ ہوں میرا انکار منکروں کے لئے موجب حسرت اور میرا اقرار مومنوں کے لئے باعث برکات ہے ص ۱۷۸ - ۱۷۹

(ز) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مجھ میں استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور میں اس کے فیض سے کامل ہوا۔ یہانتک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔ جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے نہ مجھے دیکھا اور نہ مجھے پہچانا اور جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا وہ سیدی خیر المرسلین کے صحابؓ کی جماعت میں داخل ہوگیا۔ آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اسی طرف اشارہ ہے۔ ص ۲۵۸ - ۲۵۹

(ح) آیت واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود مشابہت کے لحاظ سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور اس کے رفقاء صحابہ کی طرح ہیں اور وہی اس امۃ

کے لئے عیسٰی موعود ہے ص ۳۱۱

۲- میرے اور میرے رب میں ایک بھید ہے۔ جسے ملائکہ بھی نہیں جانتے۔ میرا مقام خدا کے نزدیک ظاہری اعمال و اقوال کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لحاظ سے ہے جو میرے دل میں مخفی ہے۔ اُسی سِتر سے مُردے زندہ ہوتے اور نشان دکھائے جاتے ہیں ص ۳۱۳

(ط) **مسیح موعود کے اسماء**

۱- خاتم الخلفا وارث الانبیاء - الامام المنتظر اور آدم ہے جس سے سلسلۃ الاحیاء شروع ہوگا اور احمد ہے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی حمد زمین پر ایسے ہوگی جیسے کہ آسمان پر ہے۔ اور عیسٰی ہے کیونکہ خدا نے اپنی جناب سے روحانیت عطا کی بغیر اس کے جو آبار کی طرح اس کا کوئی شیخ یا پیر ہو اور اسے مسیح کا لقب دیا گیا اور خاتم الخلفاء کو مسیح کا لقب دیئے جانے کی تین وجوہات ص ۳۲۲ - ۳۲۴

۲- میرے رب نے میرا نام احمد رکھا پس میری تعریف کرو اور گالیاں مت دو اور میری جتنی تعریف کر سکتے ہو کرو۔ ص ۵۲

۳- میں خدا کی طرف سے اسلام کے لئے ایک نشان اور اس کی طرف سے ایک حجت ہوں ص ۳۱۲

(ی) حضرت مسیح موعودؑ جامع جلال و جمال ہیں۔ آباء کی جہت سے بنی فارس سے اور امہات کی جہت سے بنی فاطمہ میں سے ہیں۔ پس اس طرح آپ میں مردوں کے اعلیٰ خصائل شجاعت وغیرہ اور عورتوں کے اجمل شمائل میں سے حصہ رکھا گیا ہے۔ اسی واسطے خدا نے آپ کا نام آدم اور مسیح رکھا اور احمد بھی اور تمام نبیوں کی شان موہبت کے طور پر آپ کے نفس میں جمع کر دی ص ۳۲۴

(ک) آپ مظہر البروزین اور وارث النبیین ہیں ص ۳۳۷

(ل) کنیت ابو محمود احمد ص ۳۳۷

(م) دوسرے ناموں کے علاوہ خدا نے میرا نام احمد رکھا ہے ص ۳۴۳

(ن) میں موت الزور، خائف کے لئے تعویذ، حربۃ المولیٰ، حجۃ اللہ، دن اور سولج اور راہ ہوں۔ میں واصف و موصوف اور ساق اللہ المکشوف ہوں۔ میں قدم رسول پر ہوں جس پر مردے زندہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی تائید میرے شامل حال ہے ص ۴۷۲ - ۴۷۷

۲- **مسیح موعود اور آدم**

(ا) دونوں میں کیا فرق ہے ص ۳۰ حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ دیکھو زیر "آدم اور مسیح موعودؑ"

(ب) میں جمعہ کے دن عصر کے وقت اور اسلام اور مسلمانوں کی عُسر کی حالت میں پیدا ہوا جیسے آدم جمعہ کی آخری گھڑی میں جس کی عصر کا وقت اسلام کے زمانہ مصائب کے لئے بطور ظل تھا۔

اسلام پر حملوں کا ذکر۔ اور اللہ تعالیٰ کی غیرت نے آدم کے مشابہ مجدد بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ اختلافات کے لئے مجھے حکم بنایا۔ اور تائید الٰہی اور ترقی جماعت کا ذکر اور مخالفوں کا اعتراض اور اس کے جواب کا الہام الٰہی اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔۔۔ الی۔۔۔ انی اعلم مالا تعلمون میں ذکر۔ مجھ پر الزام لگایا کہ فلاں کو مظلومانہ حالت میں قتل کیا۔ اور فلاں نصرانی کے قتل کا ارادہ کیا گیا اور قتل میری طرف منسوب کیا گیا۔ اس طرح ان کے اعتراض اور اس الہام میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی مدافعت نے میری مشابہت آدم سے ثابت کردی۔ پس میں خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہوں اور اس وقت پیدا ہوا جبکہ زمین پر چوپائے، درندے، کیڑے مکوڑے وغیرہ بکثرت پائے گئے اور مجھے خدا تعالیٰ نے ان کے درمیان حکم اور فاتح بنایا۔ اور جو آدم کو دیا تھا وہ مجھے عطا کیا۔ خدا تعالیٰ کا ازل سے آدم کو جو آخر الزمان میں خاتم الخلفاء ہوگا پیدا کرنے کا ارادہ تھا جیسا کہ آدم کو جو اس کا اول خلیفہ تھا پیدا کیا۔ پس وتر خدا نے چاہا کہ خاتم الخلفا آدم سے مشابہ ہو جو پہلا خلیفہ تھا اور پہلا شخص تھا جس میں خدا کی روح پھونکی گئی تا نوع بشر کا زمانہ دائرہ کی شکل میں ہو کر توحید پر دلالت کرے صـــ ۲۴۷ - ۲۵۶

(ج) آدم ایک جوڑے کی طرح پیدا ہوا یعنی زوج اور مسیح موعود بھی توام پیدا ہوا۔ آدم نے چونکہ عدم سے وجود میں لانا تھا۔ اس لئے اس کے زوج نے زندہ رہ کر اس کے مقصد کی تکمیل کی اور مسیح موعود نے وجود سے عدم کی طرف لے جانا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ چھ ماہ کے عرصہ میں وفات پاگئی تا مسیح موعود کے مقصد کے لئے بطور ارہاص ہو۔ اسی طرح آدم جمعہ کے روز چھٹے دن پیدا۔ اور مسیح موعود جمعہ کے دن چھٹے ہزار میں جو خدا کے نزدیک چھٹا دن ہے صـــ ۳۱۷ و صـــ ۳۲۵ نیز دیکھو "دنیا کا خاتمہ" اور "الساعۃ" اور "تفسیر سورۃ العصر"

۲۔ مسیح موعود اور اسلام

مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام بدر تام کی طرح ہوگا۔ اور آیت یموج فی بعض میں تفرقہ کا ذکر اور آیت نفخ فی الصور فجمعنٰھم جمعًا میں تفرقہ کے بعد جمع کا اور بہ مأۃ البدر یعنی چودھویں صدی میں ہوگا۔ جیسے بدر میں پہلی نصرت ہوئی۔ اس بدر میں دوسری ہوگی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح مبین ہوئی لیکن دوسری فتح اکبر اور اعظم ہے جو مسیح موعود کے وقت ہوگی اور آیت اسراء میں لفظ من المسجد الحرام میں حرام اس امر

پر دال ہے کہ کافر اپنے فریبوں اور حیلوں سے نبی اللہ اور اس کے دین وغیرہ کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور المسجد الاقصٰی میں معراج زمانی کے لحاظ سے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے یہ اشارہ ہے کہ تائید دین جو المسجد الحرام سے شروع ہوئی۔ بدر تام کی طرح اپنے کمال کو پہنچ جائے گی کیونکہ اسلام ہلال کی مانند المسجد الحرام سے ظاہر ہوا۔ اور المسجد الاقصٰی تک پہنچنے کے وقت بدر کامل ہوگا۔ اسی لئے مسیح موعود بدر یعنی چودھویں صدی میں ظاہر ہوا

ص ۲۸۷ - ۲۹۴

۴۔ **مسیح موعودؑ اور آنحضرتؐ کا سلام**

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت کہ جو مسیح موعود کو ملے اسے میرا سلام کہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سلامتی اور بلندی مسیح کے شامل حال ہوگی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود مسیح ابن مریم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرتؐ ان سے معراج کی رات میں ملے اور سلام بھی کیا اور کئی دفعہ آسمان میں ملاقات ہوئی ہوگی۔ پس وصیت کرنے میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مسیح موعود وہ ہوگا جسے آپ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ ورنہ تبلیغ سلام ایک لغویات ہو جاتی ہے۔ پس مسیح موعود اسرائیلی نہیں بلکہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا۔

ص ۲۹۸ - ۳۰۲

۵۔ **حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت ابوبکرؓ سے**

مشابہت۔ جس طرح حضرت ابوبکرؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد بلا فصل خلیفہ ہوئے اسی طرح مسیح موعود قرون ثلاثہ کے بعد ہزار سال تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام پر موت وارد ہونے کے لحاظ سے جو آپ پر موت وارد ہوئی اس کے بعد بلا فصل آپ کے خلیفہ مسیح موعود ہوئے اس لحاظ سے بھی آیت استخلاف میں موعودہ خلافت میں شریک ٹھیرے اور آپ کو قتل شیطان اور ضلالت کے قلع قمع کے لئے حضرت ابوبکر جیسا عزم عطا کیا گیا۔

ص ۳۲۹

۶۔ **مسیح موعودؑ کی غرض بعثت۔**

(ا) بطور حکم عدل آیا ہوں تا مختلف امور میں فیصلہ کروں۔ بے وقت اور بے دلیل نہیں آیا ص ۹۹

(ب) رُوحانی جنگ ایک گروہ کو زمینی تدابیر اور ایک گروہ کو آسمانی ہدایت سے حصہ دیا گیا ہے۔ فتح آسمان والوں کو ہوگی جو ورثاء النبیین ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کی عظمت قائم کرنے اور ابن مریم کے حق میں مبالغہ کرنے والوں کو انذار کرنے کے لئے آیا ہوں ص ۱۲۸ - ۱۳۰

(ج) خدا کا رسُول زمانہ کے مفاسد دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ یہ زمانہ صلیب کے مفاسد کا تھا۔ اس لئے کسر صلیب کے لئے وہ شخص آیا جس کا نام آنحضرت نے مسیح اور ابن مریم رکھا تھا۔ اور اس نے اپنے طور پر کسر صلیب کی۔ جس

کی نظیر نہ پہلے پائی گئی نہ آئندہ متوقع ہے۔ ص۱۳۵

(د) جب امر اضلال پورا ہو چکا۔ اور لوگ جہل، فسق و فحش وغیرہ کی موت سے مر چکے تو ان کے بعث اور احیاء کے لئے مسیح موعود کو خدا نے بھیجا ہے ص۳۲۳

(ہ) قیام شریعت، احیاء دین اور منکرین پر اتمام حجت کے لئے ص۳۴۳

(و) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ضعف دیکھ کر کہ وہ احزاب نصاریٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مسیح موعود کو کسر صلیب کے لئے بھیجا۔ یہ کسر صلیب جنگوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ آیات سماویہ سے۔ اور دلیل و برہان سے ہوگی۔ ص۳۴۹-۳۵۰

(ز) مسلمانوں کی گمراہی اور ان کا الحاد اور ان کا فلسفہ یورپ سے متاثر ہونا اور ان کا اندرونی فساد اور خرابی مقتضی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان میں ایک مصلح مبعوث فرمائے کیونکہ مخالف لوگ بغیر حجت بالغہ اور توڑ دینے والی ضرب کے سوا باز آنے والے ہی نہ تھے ص۳۸۷-۳۸۸

(ح) وہ فلسفیوں کے کلام کو انبیاء کے کلام پر ترجیح دینے لگے اور توہین اسلام اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی اور یہ حالت مقتضی ہوئی کہ آسمان سے نور نازل ہو۔ ص۳۹۱

(ط) اس زمانہ میں فتنوں کا وجود اور صدی سے کئی سالوں کا گذرنا اور دشمنان اسلام کے حملے وغیرہ امور مقتضی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ مجدد بھیجے اور حضرت موسیٰ کے فرعون کی سرکشی کی وجہ سے اور حضرت خاتم النبیین کے زمانہ میں مفسد گروہوں اور عبادت اصنام اور فسق و معصیت کی موجودگی ان کے ظہور کی موجب ہوئی ص۳۹۲-۳۹۴ و ص۴۲۶

(ی) ہر نبی اور رسول کسی فساد کے وقت ظاہر ہوا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فساد کی تمام شاخیں اکٹھی ہو گئیں اور ہمارے زمانہ میں فسق و فحشاء اور شرک و ظلم اور گناہ صغیرہ و کبیرہ کا دائرہ اپنے کمال کو پہنچ گیا اور سب قوتیں غیر اللہ کے لئے وقف ہو گئیں۔ قوت محبت کا بطور مثال ذکر۔ کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے جمال کے تصور میں اپنے نفس کو فنا کر دیتا اور نارِ عشق میں جل جاتا مگر اس نے مادی چیزوں کی محبت میں اس قوت کو صرف کر دیا اور خدا تعالیٰ سے محبت کو بھول گیا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس زمانہ میں اور مسیح موعود کو اِس زمانہ میں مبعوث کیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاری ہے معطل نہیں ہوئی نہ تبدیل ہوئی ص۳۹۴-۳۹۷

(ک) تا لوگوں کو خشک سالی سے نکال کر گھنے بادلوں میں لے آؤں اور جہالت سے اعلیٰ علوم کی طرف اور شکست سے فتح و شادمانی کی طرف

اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی طرف لے آؤں اور ان کی خارش کے زخموں پر مرہم عیسیٰ لگاؤں۔

صـ ۴۰۵ - ۴۰۶

(د) جب دین غریب کی طرح ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے علوم اور آیات سماوی کے ذریعہ دین کو تقویت بخشنے اور کمزوروں پر رحم کرنے کے لئے ایک شخص کو بھیجا اور اس میں نفخ رُوح کیا۔

صـ ۴۴۶ - ۴۴۷

۷۔ مسیح موعودؑ کی تکفیر۔

خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے جنہوں نے حضرت مسیح کی تکفیر و تکذیب کی اور صلیب دینا چاہا۔ ڈرانے میں یہی سر تھا کہ جب تم میں اس کا مثیل مسیح آئے گا تو ایک گروہ تم میں سے اس کی تکفیر و تکذیب کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا اور اسے قتل کرنا چاہے گا۔

صـ ۱۹۰ - ۱۹۴ وحاشیہ صـ ۱۹۲ - ۱۹۳

و صـ ۲۰۳ و صـ ۲۱۳

۸۔ مسیح موعود اور آپ کے خاندانی حالات

(ا) دوسرے ناموں کے علاوہ خدا نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ صـ ۳۴۳

(ب) نسب نامہ

میرزا عبدالہادی بیگ تک اجداد کا ذکر۔ اس سے آگے اجداد کے ناموں کا علم نہیں

صـ ۳۴۳ - ۳۴۴

(ج) خاندانی حالات

سمرقند سے آئے۔ صاحب سلطنت و امارت تھے۔ بابر بادشاہ کے زمانہ میں ہندوستان آئے۔ سلطنت مغلیہ نے انہیں جاگیریں اور بہت سے گاؤں عطا کئے۔ پھر طوائف الملوکی کا زمانہ آیا۔ سکھوں کے زمانہ میں ریاست چھن گئی اور ساٹھ سال تک جلا وطنی میں گذارے اور پھر قادیان میں واپس آنا اور سکھوں کی حکومت میں فساد کا پیدا ہونا اور انگریزوں کا آنا اور ان کے ظلم سے نجات پانا اور گورنمنٹ انگریزی کا مسلمانوں کے لئے مبارک ہونا اور اس پر خدا تعالیٰ کا شکر

صـ ۳۴۳ - ۳۴۸

۹۔ مسیح موعود کا زمانہ ظہور اور اس کی حالت۔

(ا) مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے۔ اس وقت دنیا میں صلحکاری کی برکت پھیلے گی۔ چنانچہ ہزارہا نئی ایجادوں نے زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے اور ان کی مختصر تفصیل

حاشیہ صـ ۲۴ - ۲۵ وحاشیہ صـ ۲۱

(ب) یہ زمانہ چاہتا ہے کہ خدا ایک قوم کو اپنے جلال کی اور ایک قوم کو اپنے جمال کی صفت دکھائے۔ صـ ۹۳

(ج) غور کرنے کے لئے اپیل کہ کیا یہ زمانہ رُوحانی بارش کے نزول کا نہ تھا۔ شکر کرو کہ خدا نے

بروقت رُوحانی مہینہ نازل کیا اور اپنا مسیح اور
مہدی اور امام بھیجدیا ص ۶۶ - ۶۷

(د) مسیح موعود کا زمانہ ذوالحج کے مہینہ سے مناسبت
تام رکھتا ہے۔ یہ مہینہ سال کا آخری مہینہ اور یہ
زمانہ آخری زمانہ ہے۔ دونوں میں قربانیاں ہیں۔ اور
اس کی مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں گذر چکی ہے اور تم آخرین منھم لمّا
یلحقوا بھم کے مصداق ہو۔ ص ۶۷ - ۶۹
و ص ۱۲۱

(ہ) ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے جیسے بنی اسرائیل
کے لئے عیسیٰؑ کا زمانہ تھا۔ عیسیٰؑ یہود کی تباہی
کی ساعت کے لئے ایک دلیل تھا اور میں قیامت
کے لئے ایک دلیل ہوں اور قیامت کی علامات
کا ذکر ص ۱۲۱ - ۱۲۲

(و) آخری زمانہ آچکا۔ بتاؤ خلیفہ آخرالزمان اور کون
ہے جنہیں علم کتاب دیا گیا ہے اور جو سعادت
سے حصہ رکھتے ہیں وہ قبول کرتے ہیں اور ان کی
متشکرانہ، متضرعانہ اور مومنانہ حالات کا ذکر ۱۳۴ - ۱۳۹

(ز) میں آخرین میں سے ہوں۔ ہمارا زمانہ آخرالزمان
ہے اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے۔
جس میں ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے
گئے ہیں۔ سعادت دینی و دنیوی کی ہر ضروری
چیز جمع کی گئی ہے۔ انواعِ علوم و معارف اور
اسرارِ شریعت جمع ہو گئے ہیں۔ آخر کار رحیم خدا
ہمارے دین کی پراگندگی دُور کر دے گا اور اسلام
سب دینوں پر غالب آئے گا ص ۲۴۵ - ۲۴۷

(ح) موجودہ زمانہ جس میں ملّت کی حالت خراب ہو
چکی ہے اور حقائق گم ہوگئے اور شریعت پر عمل
متروک ہے اور مشائخ اور علماء زمانہ کے فساد
کا ذکر ص ۳۱۹ نیز دیکھو "علماء"

(ط) موجودہ زمانہ میں الحاد کے لشکر۔ فساد کے علَم،
اور ابلیس کا دلوں کے عرش پر متجلّی ہونا ظاہر
ہے۔ شیطان کے طبل اور بگل ہر طرف سے شور
ڈال رہے ہیں۔ دین صرف نام کا رہ گیا ہے ص ۲۵۱

(ی) عام مسلمانوں کی بدحالی کا ذکر

۱۔ دین نام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض
کرنے والے، شہوات میں منہمک اور زینت دنیا
کے فریفتہ، صلاح و تقویٰ اور اعمال صالحہ سے
دُور، آخرت اور خدا کے غضب سے لاپرواہ وغیرہ
صفات سیئہ کا ذکر ص ۳۵۳ - ۳۶۸

۲۔ بُری مجالس میں تکلیف اُٹھا کر بھی جاتے ہیں۔
مگر جمعہ کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ دنیا کے
لئے تگ و دو کرتے اور نماز و روزہ سے بے پروا
ہیں ص ۲۷۴

۳۔ لوگوں کی بد اخلاقی اور لہو و لعب اور کبر و ناز
اور نوجوانوں کے الحاد اور مومنوں سے استہزاء
کا ذکر۔ طوفان فسق و فجور اور قلت عباد الرحمٰن
اللہ تعالیٰ کی قدرت پر عدم ایمان۔ دنیوی علوم
کے حصول میں انہماک اور زر و سیم کے لئے موت
تک جد و جہد، آخرت سے انکار، ریا، بغض،

غیبت اور معصیت وغیرہ رذائل کا ارتکاب، نو تعلیمیافتہ لوگوں کا ہستی باریتعالیٰ سے انکار، شعائر اسلام کی عدم پابندی اور مغربی ملحدوں کی تقلید اور مغربی فلسفہ کے شیدائی اور شرائع انبیاء سے غافل اور فلسفہ کو انبیاء کے کلام پر ترجیح دیتے ہیں وغیرہ ص ۳۸۱ - ۳۹۲

(ک) فساد عقائد کے ساتھ بدلوں کی بھی اس زمانہ میں بہت کثرت ہے اور ہر طرف ضلالت ہے اور پیشگوئی آنحضرتؐ کی کہ مسلمان یہود سے پوری مشابہت پیدا کرلیں گے پوری ہوچکی ہے اور شوکت اسلام اور ہمارے رب کے مجد کی آواز مطابق حدیث حجاز یعنی مکّہ اور مدینہ میں سمٹ کر رہ گئی ہے ص ۴۱۱ - ۴۱۴

(ل) اس زمانہ میں ہر پہلو سے فساد واقع ہوگیا۔ بدعات اور رذائل بکثرت اور صفات حمیدہ اور اخلاق فاضلہ بہت کم ہیں۔ خیرات نہیں دیتے بھُوکے بھائیوں سے ہمدردی نہیں۔ سائل کو گالیاں دیتے، ماں باپ کی نافرمانی اُن کی سیرت ہوگئی۔ محبت و مؤاخات، مواسات مودت اور صلہ رحمی باقی نہیں رہے۔ بیواؤں پر ظلم کرتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مارتے۔ جھڑکتے اور اُن کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں وغیرہ امور اور ان کی تفصیل ص ۴۴۸ - ۴۵۴

(م) علماء زمانہ کی حالت دیکھو "علماء"

(ن) صوفیاء زمانہ۔

صوفیاء جن کی لوگ بیعت کرتے ہیں۔ ان کا باطن ظاہر سے مخالف۔ علم فقراء سے اور حلم صلحاء سے ایک ذرّہ بھی ان میں موجود نہیں۔ نہ اسرار دین سے انہیں مَس، نہ نور قلب اور نہ شرح صدر اور نہ کوئی اور علم معرفت، نہ خوارق عادت نشانات اور نہ فصاحت و بلاغت کا اعجاز انہیں دیا گیا ہے وغیرہ ص ۳۷۶ - ۳۷۸

(س) اسلام کی حالت زار کا ذکر

علماء نے اسلام کی صورت بدل دی۔ جو شیر کی طرح تھا اسے خرگوش کی شکل میں دکھایا۔ اور اس پر براہمہ اور فلاسفہ کے حملے ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کے پاس کوئی مداوا نہیں۔ خدا اور اس کے دین کی مثال اور آفات و فسادات اور گناہوں، فسق و فجور، شراب و زنا کی کثرت کا ذکر۔ اگر اللہ ان سے مؤاخذہ کرتا تو علماء یہود سا کرتا۔ لیکن اجل موعود تک انہیں توبہ کے لئے مہلت دی ہے ص ۳۶۸ - ۳۷۴

(ع) پادریوں کے مکائد اور تدابیر اور ان کے اضلال کا ذکر۔ ص ۴۱۴

۱۰۔ مسیح موعود کی سیرت

ماموریت کے وقت سے لوگوں کے ساتھ میں مدارات سے پیش آیا۔ اور بالمقابل دشمنوں کی

لڑکی کے مرجانے اور مسیح عیسیٰ علیہ السّلام کے صرف عورت سے پیدا ہونے میں حکمتوں کا ذکر
ص ۸۳ - ۸۵ و حاشیہ ص ۸۵ - ۹۰

۴۔ دونو سلسلوں میں مشابہت کا ذکر اور مماثلت استخلاف کے وعدہ کی رُو سے اس مدت کے مطابق مثیل عیسیٰ خلیفہ کا آنا جتنی مدت حضرت موسیٰؑ پر گذرنے کے بعد حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہوئے تھے اور وہ صرف میں ہوں
ص ۹۱ - ۹۳ و ص ۹۶ و ص ۱۰۴ و ص ۱۲۴

۵۔ تشابہ سلسلتین صداقت کی دلیل ہے۔ سورہ تحریم اور نور اور فاتحہ اور البقرہ میں جو وعدہ تھا اس میں غور کرو ص ۳۱۳

(ج) ضرورت زمانہ

۱۔ گناہ اور ظلمات کی کثرت نے تقاضا کیا کہ آسمانی نور نازل ہو اور وہ میں ہوں۔ مجدد مامور عبد منصور۔ مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں
ص ۵۱ - ۵۳ و ص ۹۸

۲۔ یہ زمانہ قرآن مجید و احادیث کی علامات کی رو سے آخری زمانہ ہے جس میں امت محمدیہ کے آخر الخلفاء کا مبعوث ہونا ضروری تھا۔ لیکن میرے سوا اور کوئی نہیں جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ پس میں ہی وہ مسیح ہوں جو مسیح موسوی کا مثیل ہو کر آیا ہے۔
ص ۱۲۳ - ۱۲۴ و ص ۱۳۲ - ۱۳۳

۳۔ زمانہ کو ایک زکی مفسر کی ضرورت ہے محض قرآن کافی نہیں کیونکہ قرآن کا فہم پاکوں کو دیا جاتا ہے اور مخالفین کا یہود کے نقش قدم پر چلنا اور توبہ کے لئے انہیں دعوت ص ۱۸۳ - ۱۸۶

(د) مسیح موعود کے ذریعہ صفات الٰہیہ کا ظہور

۱۔ خدا تعالیٰ میرے ذریعہ اپنی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار یعنی دفع شر اور ایصال خیر کرنا چاہتا ہے اور اس کی تفصیل
ص ۵۴ - ۵۵

۲۔ دو زرد رنگ والے لباس یعنی جلال و جمال سے رنگے ہوئے لباس میں آیا ہوں
ص ۵۵

۳۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے صفت افناء اور احیاء دی گئی ہے اور ان سے مراد اور جلال و جمال کی تفصیل اور جلال سے مراد جلال سماوی اور جمال سے قوت قدسیہ ہے
ص ۵۶ مع حاشیہ

(ھ) قتل الخنازیر

فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے والے ان سُوروں کو ماروں جو سچائی کے موتیوں کو پاؤں تلے روندتے ہیں اور یہ قتل حربہ سماویہ سے ہے نہ تلوار اور تیروں سے ص ۵۷ - ۵۸ نیز دیکھو "جہاد"

(و) نشانات مہدی و مسیح کا ظہور۔

۱۔ سورج چاند کو رمضان میں گہن لگ گیا۔ اور پیشگوئیوں کے مطابق بعض مرگئے اور بعض

قتل ہوئے۔ زمین و آسمان نے شہادت دی اور ذوالسنین ستارہ طلوع ہوا۔ حج روکا گیا۔ طاعون پڑی اور غلبہ صلیب اور غربت اسلام اور کثرت فساق اور زانیوں کا ظہور اور متقیوں کی قلت وغیرہ صـ ۶۲-۶۴ و صـ ۹۴-۹۶ و صـ ۹۸-۹۹ و صـ ۱۲۱-۱۲۲ و صـ ۱۳۶ ۔

۲۔ مسیح موعود کے ظہور کی ایک علامت یہ ہے کہ اس وقت لڑائیوں کی خبریں سُنوگے۔ اور آخر کار حکومتیں مصالحت کی طرف مائل ہونگی اور جنگیں ختم ہو جائیں گی۔ کثرت معاصی کے بعد لوگ تقویٰ کی طرف مائل ہوں گے صـ ۲۵۰

۳۔ رمضان میں خسوف کسوف ہوا۔ صدی سے ایک خمس حصہ کے قریب گذر چکا ہے۔ بتاؤ میرے سوا اور کون مجدد ہے صـ ۲۴۷

(س) زمین و آسمان اور زمان و مکان نے میرے صدق پر گواہی دی۔ دین اللہ سے بہت سے مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ صدی کا پانچواں حصہ گذر گیا۔ تین صد کے قریب خدا نے نشان ظاہر کئے۔ میری صداقت کے دلائل بے شمار ہیں اور سعادت مند کے لئے تو سورہ فاتحہ ہی کافی ہے اور اس کی تفصیل صـ ۱۵۸-۱۶۰ دیکھو "فاتحہ"

(م) مسیح موعود کا ذکر قرآن میں۔

۱۔ سورہ فاتحہ میں مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کی دعا سکھائی گئی تھی اور یہ اس لئے کہ اس کے مکفر و مکذب نہ ہوں۔ مگر تم اُلٹے اس کا نام دجال ملحد ضال وغیرہ رکھتے ہو۔ جیسے یہود نے مسیح کے رکھے۔ تم رسولوں کے طریق پر میرا امتحان کر سکتے ہو لیکن تم یہود کے نقش قدم پر چل رہے ہو صـ ۱۹۷-۲۰۱

۲۔ قرآن سے ثابت ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم نہیں بلکہ وہ اسی امت میں سے خاتم الخلفاء اور خاتم الائمہ ہے جیسے کہ عیسیٰؑ امت موسویہ کا تھا اور اس کی دلیل آیت استخلاف میں "منکم" کے لفظ سے اور سورہ فاتحہ اور البقرہ اور التحریم میں پائی جاتی ہے اور آیت سورہ تحریم فنفخنا فیہ من روحنا کی تفسیر اور سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کی مشابہت کا ذکر صـ ۳۰۹-۳۱۰ و صـ ۳۱۲

۳۔ نفخ فی الصور فجمعناھم جمعًا میں مسیح موعود کا بعث مراد ہے۔ اسی طرح و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا میں رُوح سے مراد عیسیٰ بن مریم ہے اور اس آیت میں وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اخشی الناس کو اس امت میں سے مسیح ابن مریم بنائے گا اور بطریق بروز اس میں نفخ روح ہو گی صـ ۲۸۳ مع حاشیہ

(ط) تائید الٰہی

۱۔ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ ہو جاتا

اور زمین و آسمان کی لعنت ہم پر جمع ہو جاتی
اور میرے دشمن کامیاب ہو جاتے صـ۱۸۰

۲۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو جھوٹ کا وبال مجھ پر ہوگا۔
اگر سچا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب نازل ہو۔
اور طاعون سے متعلق وحی کا ذکر صـ۱۸۶ - ۱۸۸

۳۔ سب مکر اور مکائد اور منصوبے کر لو مگر کوئی
نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں
ذلیل کرے گا اور تمہارے سب منصوبوں کو ناکام
بنا دیگا صـ۳۱۳

۴۔ میرے مخالف علماء مغضوب علیہم کے مصداق
میرے قتل کے منصوبے کرتے ہیں مگر خدا ان
کو ناکام کر دیتا ہے۔ خدا کے ق در کے محافظ
میرے گھر سے دُور نہیں ہوتے اور اس کی رحمت
ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہیں ہوتی صـ۱۷۵

(ی) جماعت کی ترقی

۱۔ اللہ تعالیٰ میری جماعت کو بڑھا رہا ہے صـ۱۸۸

۲۔ جماعت کی ترقی دیکھو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے
اطراف سے کم کر رہا ہے اور لوگ ہر راستہ سے
میرے پاس آ رہے ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوتا تو دعویٰ
کے بعد تیس سال تک میں کیسے زندہ رہتا۔ پھر تمہاری
تمام دعائیں ناکام گئیں اور خدا نے مجھے برکت پر
برکت دی اور میں ہلاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ
میرا کام پورا نہ ہو صـ۳۱۳

۱۴۔ مسیح موعود اور نعماء و برکات الٰہیہ

مصلحین کی تمام شرائط اللہ تعالیٰ نے مجھ میں
جمع کر دی ہیں۔ مجھے آیات دکھائیں۔ مجھ پر برکات
نازل کیں۔ میری ہر آرزو پوری کی حسب و نسب،
ریاست و امارت، دین و دنیا میں وجاہت،
زمین و آسمان میں عزت، دارین کی حسنہ،
اور خدمتِ دین کے لئے اولاد اور علوم و
معارف عطا کئے۔ زر، زمین اور مال دیا۔
اللہ تعالیٰ کی محبت، کشوف و الہامات،
غیب کی خبریں اور آیات، دعاؤں کی قبولیت
اور کرامات اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے
مشرف کیا۔ مقربین میں شامل کیا۔ علم الاولین
والآخرین اور فصاحت و بلاغت بخشی۔ میں ہر
وقت اس کی حفاظت میں ہوں۔ جو اس کا ہے
وہ گویا میرا ہے۔ خدا کے پاس جو میرا مرتبہ ہے۔
اسے کوئی نہیں جانتا۔ خدا تعالیٰ سے تعلق اور
اس کے احسانات کا ذکر اور یہ کہ مجھے نور کا
جامہ پہنایا ہے اور مجھے مسیح موعود اور مہدی
معہود بنایا ہے مگر علماء نے میری تکذیب کی
صـ۳۹۷ - ۴۰۱

۱۵۔ مخالف علماء کو دعوتِ مباحثہ

۱۔ علماء کو بلایا کہ کتاب و سنت کی رُو سے بحث
کر لیں یا ادلّہ عقلیہ سے اور اگر یہ بھی منظور نہ
کریں تو آیات سماویہ کے ساتھ مگر کسی طرح کو
انہوں نے قبول نہ کیا صـ۴۰۳

۲۔ منکرین اور ایذا دینے والے پہلے خود دعائیں
کرتے تھے اور ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں میں

ظاہر ہوا۔ لیکن پھر خود ہی منکر ہو گئے اور اُن کی ایذا دہی اور گالیوں کا ذکر اور آپ کو ایذا دینے والوں کی ایک مثال ص ۴۰۶-۴۰۸

۱۶۔ **مسیح کا لقب دیئے جانے کی وجہ**

مسیح موعود کو مسیح کا لقب دیا گیا۔ اس لئے کہ اس پر نبی الامم کی خلافت ختم ہے جیسا کہ عیسیٰ پر موسوی سلسلہ کی خلافت ختم ہوئی۔ دوسرے اس لئے کہ بجلی کی طرح اس کا ذکر زمین میں سرعت کے ساتھ پھیل جائے گا اور اس لئے کہ وہ آسمان کو مسح کرے گا یعنی تمام حقائق کا انکشاف ہو جائے گا۔ انہی تین وجوہ کی بنا پر خاتم الخلفاء کا نام مسیح رکھا گیا ص ۳۲۴

۱۷۔ **مسیح کے نزول سے مراد**

دیکھو "نزول" و "عیسیٰ"

معراج

(ا) معراج مکانی اور زمانی اور ان ہر دو کی تفصیل

سیر مکانی۔ مسجد الحرام سے بیت المقدس تک اور سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو اپنے زمانہ شوکت اسلام سے زمانہ برکات اسلام تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ اور اس لحاظ سے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو شوکت کا زمانہ اور مسیح موعود کے زمانہ کو زمانہ برکات قرار دینے کی وجہ حاشیہ ص ۲۱ و حاشیہ در حاشیہ ص ۲۴-۲۵ ، ص ۲۹۳-۲۹۷

(ب) معراج تین قسم پر ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی و لازمانی۔

سیر مکانی میں غلبہ اور فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔ سیر زمانی میں تعلیمات اور تاثیرات کی طرف اور سیر لامکانی و لازمانی میں اعلیٰ درجہ کے قرب کی طرف جس پر دائرہ امکان قرب کا ختم ہے حاشیہ ص ۲۶

(ج) حقیقت معراج

معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ماحصل معراج یہ ہے کہ آپ خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج کے مسجد الحرام سے شروع ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ حضرت آدمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے تمام کمالات کے جامع ہیں اور بیت المقدس کی طرف جانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات موجود ہیں اور زمانی سیر میں مسیح موعود کی مسجد اقصیٰ تک کشفی نظر کے پہنچنے میں اشارہ ہے کہ جو مسیح موعود کو دیا گیا وہ آپ کی ذات میں موجود ہے اور آسمانی سیر کی طرف مرتبہ قاب قوسین پانے میں آپ کے اتم و اکمل طور پر مظہر صفات الٰہیہ ہونے کی طرف اشارہ ہے حاشیہ ص ۲۲-۲۳

مولوی

دیکھو "علماء"

مومن

جو قرآن شریف کی خبروں اور وعدوں پر ایمان لائے اور جو اس کے خلاف ہو۔ اس کا انکار کرے وہی اصل مومن ہے اور ہدایت پر ہے
صـ ۱۷۵

منارۃ المسیح

(ا) اشتہار چندہ منارۃ المسیح صـ ۱۵
(ب) مسجد اقصیٰ کی شرقی جانب اونچا منارہ بنانے کی تین اغراض:۔
۱۔ پانچ وقت اس پر چڑھ کر مؤذن اذان دے تا پانچ وقت مختصر لفظوں میں تبلیغ اسلام ہو جائے۔
۲۔ روشنی کرنے کے لئے ایک بڑا لالٹین نصب کیا جائے۔
۳۔ اس منارہ پر ایک بڑا گھنٹہ لگایا جائے۔ تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انہیں وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔
اور ان تین باتوں کے اندر تین مخفی حقیقتوں کا ذکر کہ اب لا الٰہ الا اللہ کی آواز کا ہر ایک کان میں پہنچنے کا وقت ہے۔ اور اب آسمانی روشنی کا زمانہ اور آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا ہے اور آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا ہے صـ ۱۶-۱۷
(ج) منارۃ البیضا کے پاس نازل ہونے سے مراد اور اس میں اشارہ ہے کہ اس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی اور انجیل کا حوالہ صـ ۱۵
(د) آنے والا مسیح صاحب المنارہ ہوگا۔ یعنی اس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی صـ ۱۸
(ہ) یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور عقدِ ہمت اور اتمام حجت اور اعلاء ملت کی جسمانی طور پر تصویر ہے صـ ۲۰
(و) منارۃ المسیح پر دس ہزار روپیہ سے خرچ کم نہ ہوگا اور دوستوں سے مدد کے لئے اپیل صـ ۲۸

ن

نبی جمع انبیاء

نبی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کرتے ہیں۔ اور نبی نور کامل ہوتے ہیں۔ بیمار رائے کی ظلمت سے ان کی شان منزّہ ہوتی ہے صـ ۲۸۹

نزول مسیح کی حقیقت

(ا) دو وجہ سے مسیح موعود کے لئے نزول کا لفظ اختیار کیا گیا۔ ایک اس لئے کہ وہ ارضی اسباب و وسائل حربیہ یعنی حکومت اور ظاہری قوت کے انقطاع کے وقت آئے گا۔ دوسرے یہ کہ اس کی تمام شہروں میں قلیل وقت میں شہرت پھیل جائے گی گویا وہ آسمان سے اُترے گا جسے قریب و بعید کے لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔
صـ ۳-۴ و حاشیہ
(ب) نزول من السماء سے مراد یہ ہے کہ اس

کا سب کام آسمان سے انجام پائے گا۔ یہ ایک
استعارہ تھا جسے بعد میں آنے والوں نے حقیقت
پر محمول کر لیا ص۴

(ج) نزول عیسیٰ کا مسئلہ عیسائیوں کی اختراع تھی ص۴
دیکھو "عیسیٰ"

(د) اگر کوئی آسمان سے نازل ہونا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہوتے اور نزول کے معنے ص۱۲۷

(ھ) مسیح کے نزول میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسیح
موعود کے زمانہ میں نصرت مجاہدین کے جہاد کے
بغیر آسمان سے نازل ہوگی اور لوگ آسمانی کشش
سے کھینچے جائیں گے گویا مسیح بارش کی طرح فرشتوں
کے بازوؤں پہ ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُترے گا
اور تمام دنیا میں اس کا نور بجلی کی طرح پھیل جائے گا۔
ص۲۸۴ - ۲۸۶

(و) مسیح موعود کے دمشق کے شرقی جانب منارہ کے
پاس نزول سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعود کا نور
آفتاب کی طرح دمشق کے شرقی جانب سے طلوع
کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا اور اس کے مقابل
تثلیث کا چراغ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن
بدن پژمردہ ہوتا جائے گا کیونکہ مشرق سے نکلنا
خدا کی کتابوں میں اقبال کی نشانی اور مغرب کی
طرف ہونا ادبار کی نشانی ہے ص۲۷

نفس مطمئنہ

نفس مطمئنہ اور اس کے احیاء، ابقاء اور ادناء
کے حالات کا ذکر تا حیات ثانیہ کے فیوضات
کے قبول کرنے کے لئے مستعد ہو جائے ص۳۹

نقطہ نفسی

نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائے جانے سے مراد
ص۴۱ دیکھو "خلیفہ"

نیوگ

دراصل عربی ہے۔ نَیك بمعنی کثرت جماع
سے ماخوذ ہے اور نیوك نیك کی جمع ہے
حاشیہ ص۲۴۲

و

وفات حضرت عیسیٰ

دیکھو "عیسیٰ"

ولایت

سب اہل دل اس امر پہ متفق ہیں کہ ولایت
نبوت کی ظل ہے۔ جو کمال اصل میں ہے وہ
ظلّی طور پر ظل میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں سے ایک کمال
معجزہ حسن البیان تھا۔ اس لئے ولایت کاملہ
کی شرائط میں سے ایک شرط اعجاز الکلام کا
پایا جانا ضروری ہے ص۳۷۹ - ۳۸۰

ولی

قدم رسول پہ ہوتا ہے اور اسے متبوع نبی کے
خوارق عطا ہوتے ہیں
ص۳۷۸ - ۳۷۹

ی

یاجوج ماجوج

(ا) حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج
میں ان کے غلبہ اور فتح و ظفر اور ہر ایک
سلطنت اور ریاست کا ان کے ہاتھ میں آ
جانا مراد ہے ص ۲۷۸ - ۲۷۹

(ب) مسیح موعود کے زمانہ میں اعظم الفتن یاجوج
ماجوج کا فتنہ ہے۔ یہ دو قومیں ہیں جو مسلمانوں
پر ان کے عصیان کے وقت مسلط کی جائیںگی
اور اجیج آگ کی صفت ہے کیونکہ یہ دونو
قومیں جنگوں اور مصنوعات کے لئے آگ
سے کام لیں گی اور ان کی ترقی اور استیلاء
اور انتشار فی الارض کا ذکر ص ۳۱۷ - ۳۱۸

یہود

(ا) اللہ تعالیٰ دو دفعہ یہود پر سخت غضبناک
ہوا۔ اور ان پر لعنت کی۔ ایک دفعہ
داودؑ کی زبانی۔ دوسری دفعہ عیسیٰؑ کی زبان
سے اور سورہ فاتحہ میں انہیں مغضوب
قرار دیا جیسا کہ لفظ ضالین اس پر قطعی
قرینہ ہے کیونکہ ضالین نے مسیح کے بارہ
میں افراط سے کام لیا اور یہود نے تفریط
سے ص ۲۰۱ - ۲۰۴

(ب) یہود نے مسیحؑ کا کفر اختلاف عقیدہ کی
بنا پر کیا اور اس خیال سے کہ والدہ مسیح
نے خیانت کی ہے۔ اور اللہ نے
مفسدوں کو تباہ کر دیا۔
ص ۲۰۵